وقل رب زدنی علما
(طہ۔ ۱۱۴)
امدادی قاعدہ
بتفضل
بانیٔ مکاتب دینیة
شیخ العرب والعجم الشاہ الحاج امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ
مصنف
فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم پٹنی حفظہ اللہ
ناشر
جامعہ علوم القرآن جمبوسر
جمبوسر ضلع بھروچ گجرات انڈیا ۳۹۲۱۵۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمان بچّے کا عزم وحوصلہ

ہم لوگ مسلماں بچّے ہیں،

ہم بات بنانا کیا جانیں؟

قرآں پہ ہمارا ایماں ہے	قرآن پہ سب کچھ قرباں ہے
ہم راہِ حقیقت کے راہی	باطل کا فسانہ کیا جانیں ؟
توحید کے ہم ہیں مستانے	اللہ و رسول کے دیوانے
ہم غیراللہ کی چوکھٹ پر	گردن کو جھکانا کیا جانیں ؟
ہم صبر وشکر کے پیکر ہیں	ہم ظلم وستم کے دشمن ہیں
انسان ہیں ہم ، انسانوں کو	بے وجہ ستانا کیا جانیں ؟
تلواروں کی جھنکاروں میں	طوفاں کے اُمنڈتے دھاروں میں
ڈٹ جائیں گے بن کے کوہِ گراں	ہم پاؤں ہٹانا کیا جانیں ؟
ایمان کی روشن کرنوں سے	دنیا میں اُجالا کردیں گے
اس حال میں جب ہم بچّے ہیں	ظلمت کا زمانہ کیا جانیں ؟

ہم لوگ مسلماں بچّے ہیں

ہم بات بنانا کیا جانیں ؟

امدادی قاعدہ

تالیف	:	فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم پٹنی حفظہ اللہ
طباعت	:	طبع اول، تعداد ۵۰۰۰
باہتمام	:	فضیلۃ الشیخ المفتی احمد دیولوی صاحب بانی ومہتمم جامعہ علوم القرآن، جمبوسر
کمپیوٹر ٹائپ اور ڈیزائن	:	جامعہ علوم القرآن، جمبوسر
ناشر	:	جامعہ علوم القرآن، جمبوسر ضلع بھروچ، گجرات انڈیا۔

ملنے کے پتے :

[1]

JAMIA ULOOMUL QURAN
AT.PO.JAMBUSAR, DIST:BHARUCH
GUJARAT,INDIA,392150
TEL : 02644 220786, jamia@satyam.net.in

[2]

MAKTAB-UZ-ZAHRA
AT.PO. BHATTAI, VIA KALIAVADI 396427
DIST : NAVSARI, GUJARAT INDIA
TEL : 02637 226502

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الامداد ① الاول

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ

یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مَا لَمْ اَکُنْ اَعْلَمُ یَا عَلِیْم

ترتیبِ ہجائی

(ا) باب البسائط

ا

ب ت ث ج ح خ

د ذ ر ز س ش

ص ض ط ظ ع غ

ف ق ك ل م ن

و ه ء ى

حروف ہجائیہ کے صحیح نام یہ ہیں : الف با تا ثا جیم حا خا دال ذال را زا سین شین صاد ضاد طا ظا عین غین فا قاف کاف لام میم نون واو ہا ہمزہ یا ۔

اس ترتیب کو الف بائی اور ترتیب معجم بھی کہتے ہیں،اس کے انتیس (۲۹) حروف ہیں، (اس میں ہم شکل حروف کو مقدم کیے ہیں، غالبًا تعلیم اور حفظ کی آسانی کے لیے)۔

اس ترتیب کو نضر بن عاصم اللیثی (۸۹-ھ.)اور یحیی بن یعمر (۱۲۹-ھ) نے عبدالملک بن مروان کے دور خلافت میں وضع کی ہے۔(فہرس احادیث المستدرک للحاکم ،اعداد: الدکتور یوسف عبدالرحمٰن المرعشی،ص: ۲۰)اس ترتیب کو جناب قاری محمد اسماعیل صاحب امرتسری نے آسانی اور نزولی فرمایا ہے۔واللہ اعلم (تفہیم التجوید،ص:۱۹۲)۔

الغرض بچوں کو یہی ترتیب حفظ کرائی جائے،دیگر آنے والی ترتیبات سے صرف حروف شناسی کی حد تک کام لینا ہے۔

ترتیبِ ابجدی

ا	ب	ج	د	ھ
۱	۲	۳	۴	۵
و	ز	ح	ط	
۶	۷	۸	۹	
ی	ك	ل	م	ن
۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
س	ع	ف	ص	
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	
ق	ر	ش	ت	ث
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰
خ	ذ	ض	ظ	
۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	
		غ		
		۱۰۰۰		

یہ ترتیب قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے، بقول صاحب ''لسان العرب'' یہ شاہانِ مدین کے نام ہیں، جن کا سردار 'کلمن' تھا، واللہ اعلم، اہلِ کتابین یہود ونصاری اسی ترتیب کا استعمال کرتے آئے ہیں۔

شروع دور اسلام میں بھی مستعمل رہی، بعد میں اس کی جگہ دو(۲) ترتیبیں دوسری وضع ہوئیں، ہجائی اور عینی، اس لیے ترتیب ابجدی کا استعمال ترک ہوگیا، البتہ حساب، تاریخ وغیرہ میں اس کا استعمال باقی رہ گیا ہے۔

اس ترتیب میں پہلے صرف بائیس حروف تھے، علماء اسلام نے آخری چھ(۶) حروف (ث خ ذ ض ظ غ) کا اضافہ کیا ہے، جن کو روادف کہتے ہیں، یہ چھ حروف لغتِ عرب کے ساتھ خاص ہیں، دوسری زبانوں میں استعارۃً مستعمل ہیں، کل اٹھائیس (۲۸) حروف کا مجموعہ آٹھ (۸) کلمات ہیں۔

وہ یہ ہیں :

(۱) اَبُجَدُ (۲) هَوَّزُ (۳) حُطِّیُ (٤) كَلِمَنُ (٥) سَعَفَصُ (٦) قَرَشَتُ (٧) ثَخَّذُ (٨) ضَظَّغُ

علماءِ لغت نے ہر حرف کا عدد متعین کیا ہے، چنانچہ مذکور نقشِ اول میں بالترتیب اکائیاں ہیں، دوسرے میں دہائیاں اور تیسرے میں سینکڑہ اور چوتھے میں صرف (غ) ہے جس کا عدد ہزار (۱۰۰۰) ہے۔ (۷۸٦) کا عدد جو عام طور پر مروّج ہے وہ حروف ''تسمیہ'' کے اعداد کا مجموعہ ہے، اور اسی ترتیب ابجدی سے ماخوذ ہے۔

یہ یاد رہے کہ اس قسم کی ترتیب سے ہمارا مقصود بچوں کو حروف کی شناخت کروانا ہے، اور بس! اور مزید افادات کا تعلق معلّم الصبیان سے ہے۔ اس وقت صرف اٹھائیس ہند سے یاد کرانے ہیں۔
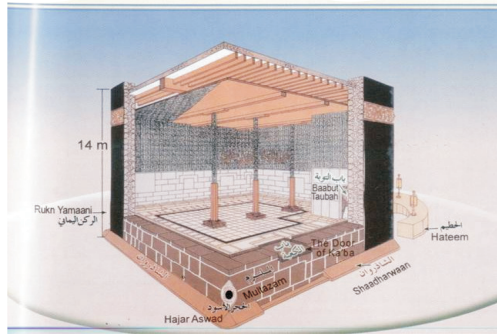
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الامداد ③ الثالث
ترتیبِ عینی
ع ح ھ خ غ
ق ك ج ش ض
ص س ز ط د
ت ظ ذ ث
ر ل ن ف ب
م ی و ا
امداد ۵

اس ترتیب کو امام خلیل بن احمد فراہیدی نے (۱۰۰-۱۷۵ھ.) میں وضع کی ہے۔اس میں حروف کو ان کے مخارج کے اعتبار سے مرتب کئے ہیں، چنانچہ اقصائے حلق سے شفتین تک کل اٹھائیس (۲۸) حروف بالترتیب تختی میں مذکور ہیں۔ ''الف'' کو معتل ہونے کی وجہ سے اپنی کتاب ''العین'' کی ابتدا اس سے کرنا مناسب نہ سمجھا، اور ''با'' کو اولیت کا درجہ دینا بلا دلیل ہوتا، اس لیے انہوں نے ترتیب علی قدر المخارج اختیار کی، جس میں ''عین'' کو مقام اول میں ذکر کیا ہے، جس کا مخرج حلق ہے۔اور ''الف، یا، واؤ'' (معتل) کو اخیر میں ڈال دیا ہے۔ واللہ اعلم، یہ توجیہ، اللیث بن مظفر نے کی ہے۔(مقدمہ لسان العرب لابن منظور، ص:۱۳/۱۴)

یومیہ معمول

روزانہ بلا ناغہ چھٹی سے دس (۱۰) منٹ پیشتر تمام بچے کھڑے ہو جایا کریں، اور استاذ ان کو پانچوں کلمے صحیح صحیح تلفظ کے ساتھ ایک ایک کلمہ کر کے سب کو یکبارگی پڑھایا کریں، یہ پڑھائی بچوں کے حوالہ ہرگز نہ کریں، ورنہ صحتِ تلفظ میں خلل عظیم واقع ہوگا۔ جب خوب از بر ہو جائیں تو اس میں سے کچھ کم کر کے اخیر میں ثناء، درود شریف، التحیات، اللھم انی ظلمتُ دعاء اور سید الاِستغفار کا حسبِ گنجائش وقت اضافہ کرتے جائیں۔ ان امور کا تعلق فقط حفظ کے ساتھ ہے، پڑھائی تاہنوز شروع نہیں ہوئی۔

جب جمعرات کا دن ہو تو سبق قدرے کم کر کے تمام حفظ کردہ امور دہرائے جائیں، یہ معمول کبھی موقوف نہ کیا جائے اور امتحان کے پرچہ میں بھی ان کا اندراج کیا جائے۔
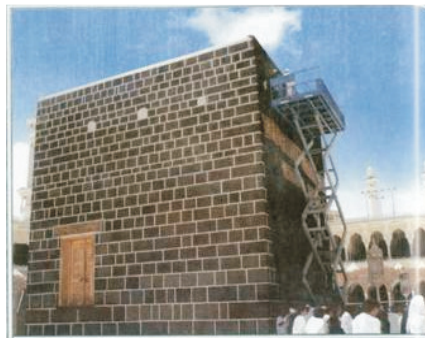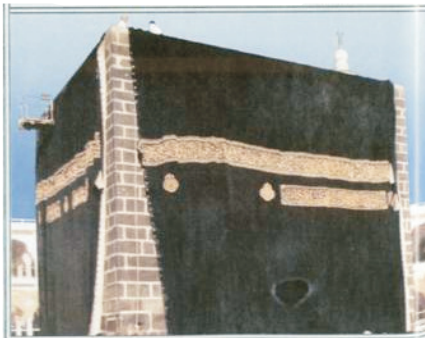
بسم الله الرحمٰن الرحيم
الامداد ④ الرابع
ترتیب معجمی
(۱) (ـــ)
ا ح د ر س ص ط
ع ك ل م و ه ء
(۲) (ـخـ)
خ ذ ز ض
ظ غ ف ن
(۳) (ـبـ)
ب ج
(۴) (ـتـ)
ت ق
(۵) (ـيـ)
ي
(۶) (ـثـ)
ث ش
(۷)
الله
مُحَمَّدٌ
زَيْنَبُ
تَحِيَّةٌ
زِيْنَةٌ
عُمَرُ
حَمَّادٌ
طَاهِرٌ
نَجِيَّةٌ
صَفِيَّةٌ
امداد

(۱) یہ حروف بے نقط ہیں، جن کو غیر منقوط اور مہملہ کہتے ہیں۔
غور کیجیے کلمہ طیبہ " لَا اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ '' میں کوئی لفظ منقوط نہیں ہے، بلکہ اس کا پہلا جز توحید'' لَا اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ '' میں تو سبھی حروف جو فیہ ہیں، کوئی شفوی نہیں ہے، یہ اشارہ ہے کہ جیسے اللہ جل شانہ کی ذات پاک سر واخفیٰ ہے، ایسے ہی اس کا نام بھی مخفی اور سر بستہ راز ہے،

(۲) ایک نقطہ (اوپر)
(۳) ایک نقطہ (نیچے)
(۴) دو۲ نقطے (اوپر)
(۵) دو۲ نقطے (نیچے)
(۶) سہ۳ نقط (اوپر)
(۷) ان اسماء میں سے آپ منقوط اور غیر منقوط کی نشان دہی کیجیے۔
(۸) ایسی مشقیں بچوں کو بورڈ کے ذریعہ کرائی جائیں۔

(١)

ر	خ	ح	ث	ت	ب
ی	ھ	ف	ظ	ط	ز

(٢)

ذ	د	ج	ا
ض	ص	ش	س
ك	ق	غ	ع
و	ن	م	ل

(٣)

ء

(۱) دو[۲] حرفی نام یا ثنائی؛ جیسے : با تا ثا حا الخ کو مدِّ اصلی کے برابر کھینچ کر پڑھیے، مقطّعات میں بھی وہ مدّ اصلی مقدار الف ہی پڑھے جاتے ہیں، ان پر مدّ فرعی نہیں ہوتی۔

(۲) سہ[۳] حرفی یا ثلاثی؛ جیسے : الف، جیم، دال الخ کو قدرے زیادہ کھینچ کر پڑھئے، کہ مقطّعات میں بھی وہ تین یا پانچ الف تک طول دے کر پڑھے جاتے ہیں۔ البتہ ''الف'' تین حرفی ہونے کے باوجود مستثنیٰ ہے، اس کو نہ کھینچئے۔

(۳) چار[۴] حرفی صرف ''ہمزہ'' ہے، اس کو بغیر کھینچے جماؤ کے ساتھ پڑھئے۔
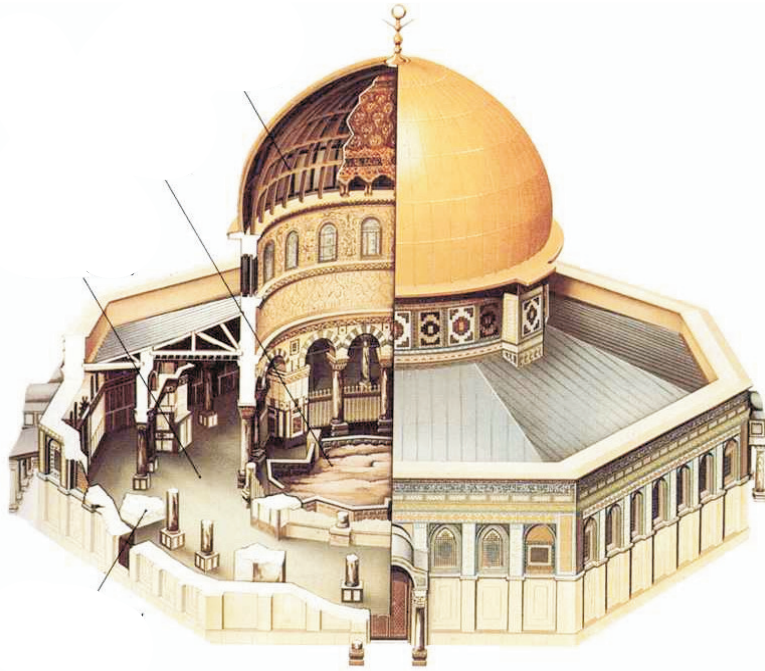
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الامداد ٦ السادس
(١) ء ھ ع ح غ خ
(٢) ق ط ب ج د
(٣) ب م و ف
(٤) ا ھ ح ط ی ک ل م
ر س ع ص ق ن
(٥) ظ غ ط ز ث
خ ض ش ص ذ
(٦) ر ع ت ک س ح خ
(٧) و ا ی
(٨) د ب م ن ل ف
امداد ١١

(۱) چھ[۶] حروف حلقی (۲) پانچ[۵] حروف قلقلہ (۳) چار[۴] حروف شفوی

(۴) یہ اوائل سُوَر کے حروف مقطّعات ہیں، مکرّرات کو حذف کرنے کے بعد چودہ[۱۴] حروف رہ جاتے ہیں۔ (۵) عربی کلام میں یہ حروف قلیل الاستعمال ہیں۔ (٦) ان کا استعمال بَین بَین ہیں۔ (۷) یہ تین[۳] حروف کثیر الاستعمال ہیں۔ (۸) یہ اکثر کثیر الاستعمال ہیں، حتی کہ (مبالغۃً) کہتے ہیں کہ کوئی ثلاثی یا اس سے زائد حروف پر مشتمل کلمہ میں اگر ان حروف میں سے کوئی ایک یا دو[۲] حرف نہ ہوں تو وہ کلمہ عربی نہیں۔ (مقدمہ لسان العرب ص: ۱۴، لابن منظور)

ہدایات:

ہمارا مقصود بالذات حروف شناسی پختہ کرانا ہے، اگر متعلمین میں سے کوئی لیاقت رکھتا ہو تو اصطلاحات سے واقف کرنے میں مضائقہ نہیں ہے، جیسے ''شبینہ'' مدرسہ میں کہ اس میں اکثر لوگ دنیوی تعلیم یافتہ ہوتے ہیں، اگر ایسا نہ ہو تو بچوں کو ان کے تحمّل سے زیادہ زیر بار نہ کریں۔

البتہ صحیح تلفظ کرانے کا التزام کریں، چاہے بچہ ایک بھی مخرج کی اصطلاحی تعریف نہ جانتا ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم
الإمداد ٧ السابع
تحليل الأجزاء :
(١) م ط ظ ك ل
(٢) ب ث ف ك
(٣) ج خ ح ع غ
(٤) س ش ص ض ق ل ن ى
(٥) ص ض ط ظ
(٦) د ذ ر ز و
(٧) ف ق و
(٨) ه
١٣ إمداد

ہدایات:

وحی الٰہی کی رو سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ پہلا فرض ''قرأۃ و تعلیم'' ہے، اور تعلیم بھی وہ جس میں پڑھنا بھی ہو اور قلم سے لکھنا بھی۔

تعجب نہیں کرنا چاہیے کہ یہی بچہ اسکول میں ابتدا ہی سے پڑھتا بھی ہے اور لکھتا بھی ہے، چونکہ انہوں نے اس کا اہتمام کیا ہے، اور ہم نے اس کو یک لخت نظر انداز کر دیا ہے، اگر ہم بھی اس کا اہتمام کریں گے تو توقع ہے کہ اسکول سے بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ وہو الموفق۔

بچہ کے سامنے یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ ہر حرف کی بنیاد نقطہ ہے، نقطوں کے مجموعہ ہی سے حرف کی پیدائش عمل میں آتی ہے، اس کو ہر حرف کی ساخت اور خلقت بھی معلوم ہو جانی چاہیے، تاکہ بلا جھجک اور علی بصیرۃٍ لکھ سکے۔

(۱) ان کی ساخت میں ''الف'' شامل ہے، اس کے علاوہ جو کچھ بچا وہ حرف کا جوہر ہے یا اس کا دائرہ ہے۔

(۲) ان حروف کا سرا علیحدہ کر دیا جائے تو ما بقی حصہ زمین کے پہلو بہ پہلو مُسطح ہے، جو پڑے الف کے مشابہ ہے۔

(۳) ان حروف کا دائرہ دائیں رخ کمان نما، نیم گولائی لیے ہوئے ہیں، یہ ہم دائرہ ہیں۔

(۴) ان حروف کا دائرہ بائیں رخ، کمان نما اور یہ بھی نیم گولائی لیے ہوئے ہیں، یہ بھی ہم دائرہ ہیں۔ ''ی'' کا سرا الٹی ''دال'' ہے۔

(۵) ان چاروں کا سر یکساں ہے، یہ ''ہم سر'' ہیں۔

(۶) ان حروف میں 'ن' کا نصف دائرہ ہے، دائرہ تمام کرنے پر ٹھیک ''ن'' کی شکل بن جائے گی۔

(۷) ان کا منہ یکساں ہے، اور وہ مجوّف یعنی اندر سے خالی ہوتا ہے۔

(۸) (ھـ) دوٌ جز سے مرکب ہے، پہلا جز (دال) ہے، اور دوسرا جز (فا) ہے جو درمیان کلمہ میں آتی ہے، جس نے دال کے آغوش میں اپنی نشست بنالی ہے، اس طرح ھـ۔

ہر بچے کے پاس کراسہ اور پنسل ہونی چاہیے، نیز درس گاہ میں بورڈ بھی ضروری ہے۔

یہاں سے بچوں کے پاس لکھوانا شروع کرائیں، اصولی طور پر خوشخطی سیکھانے کے لیے ''امدادی خوشخطی'' رسالہ زیر طبع ہے، اس کے مطابق مشق کرانے سے لکھنا آسان اور خط پختہ ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الاِمداد ⑧ الثامن
(۱) ء ھ
(۲) ع ح
(۳) غ خ
(۴) ث ذ ظ
(۵) ت د ط
(۶) ز س ص
(۷) ج ش ی
(۸) ق
(۹) ک
(۱۰) ض
(۱۱) ل
(۱۲) ن
(۱۳) ر
(۱۴) ب م و
(۱۵) ف
(۱۶) اَلْغُنَّة
(۱۷) حروفِ مدّہ

مخارج :

(۱) اقصیٰ حلق سے جو سینہ سے ملا ہوا ہے۔ (۲) درمیانِ حلق سے۔ (۳) ادنیٰ حلق سے جو زبان کی جڑ سے ملا ہوا ہے۔ (۴) نوکِ زبان مع کنارۂ ثنایا علیا۔ (۵) نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں۔ (٦) نوک زبان، مع مابین ثنایا علیا وسفلی۔ (۷) وسط زبان، مقابل اوپر کا تالو۔ (۸) زبان کی جڑ اوپر کا تالو (۹) زبان کی جڑ، اوپر کا تالو قاف کے مخرج سے کچھ نیچے منہ کی طرف ہٹ کر۔ (۱۰) زبان کی کروٹ اوپر کی ڈاڑھوں کی جڑ۔ (۱۱) زبان کا کنارہ مع دانتوں کے مسوڑھے۔ (۱۲) کنارہ زبان مع اوپر کے دانتوں کے مسوڑھے۔ (۱۳) زبان کا کنارہ اور پشت، اوپر والے دانتوں کے مسوڑھے۔ (۱۴) دونوں ہونٹوں کو ملا کر، البتہ واو میں ہونٹوں کا درمیانی حصہ کھلا رہتا ہے۔ (۱۵) نیچے کے ہونٹ کا شکم اور ثنایا علیا کا کنارہ۔ (۱٦) ناک کا بانسہ۔ (۱۷) منہ کے اندر کا خلاء، حروفِ مدہ: ئا – اُوْ – اِیْ ہیں۔ یہ عدد وترتیب امام خلیل کی مختار ہے۔

زبان کی ساخت ذہن نشین کر لینی چاہیے، تا کہ مخارج معلوم کرنے میں آسانی ہو، زبان کی صورت یہ ہے، جو تفہیم التجوید سے ماخوذ ہے۔
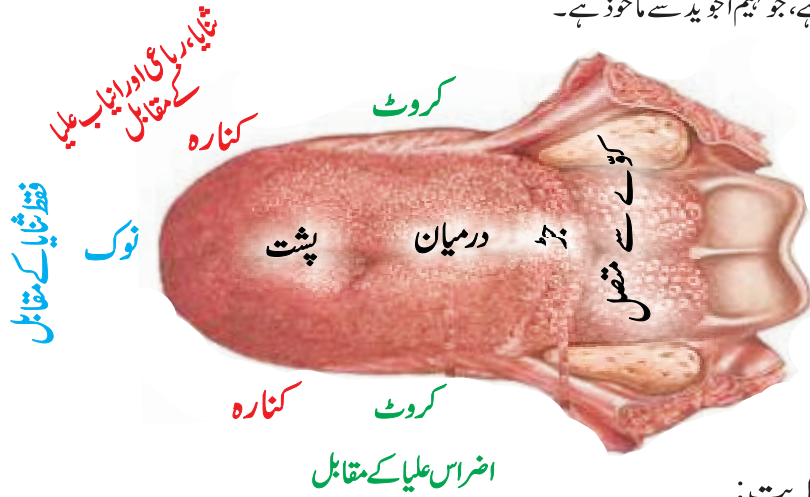
ہدایت:

یہ کاوش استاذ کے لیے کی گئی ہے، تا کہ صحیح تلفظ کرانے میں بر وقت کسی اور کتاب کی احتیاج نہ رہے، بچہ کو ان تعریفات میں سے کچھ نہ بتائیں، ان کو پھل کھلائیں، نام نہ رٹائیں۔

جس حرف کی ادائیگی مقصود ہو، اس کو ساکن کر کے ماقبل ہمزہ کی مدد سے تلفظ کرائیں۔ یہ طریقہ امام خلیلؒ کا ایجاد کردہ ہے، اور آسان ہے، جیسے اَجْ، اَشْ، اَیْ وغیرہ۔ اس کی ادائیگی میں نقص رہ جانے سے بمشکل تدارک ہوتا ہے، بچہ غلط پڑھتا ہے، استاذ سنتا ہے، اور نہیں ٹوکتا تو وہ غلطی بچہ کے لیے ہمیشہ گلوگیر ہو جاتی ہے، ابتداء ہی سے صحت کا اہتمام رہے، پھر بالخصوص بچپن میں تو یہ صحت ان کے لیے مثل امر طبعی ہو جاتی ہے۔

باب المركبات

ببب	ججج	سسس	صصص	ططط
ععع	ففف	ققق	ككك	للل
ممم	ننن	ههه	ييی	الا
أف	بأس	بئس	نبأ	إله
قدس	عذب	سرق	تزر	فوق

اب ج د ابجد	ه و ز هوز	ح ط ی حطی	ك ل م ن كلمن
س ع ف ص سعفص	ق ر ش ت قرشت	ث خ ذ ثخذ	ض ظ غ ضظغ

مرکبات سے مراد ''حروف اور بسائط کا باہم جڑے ہوئے ہونا ہے۔'' ان کو باہم جوڑنے کے لیے حرف کی اصلی ساخت میں قطع وبُرید کی جاتی ہے، حروف ہجاء میں کامل دائرہ والے کا صرف ''سر'' قلم کر کے لے لیا جاتا ہے۔ اور باقی حصہءِ جسم کو القط کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے۔ البتہ کلمہ کے اخیر میں واقع ہونے والا حرف علی حالہ رہتا ہے۔

اور ناقص دائرہ والے جو حروف خفیف الجثّہ ہیں، جیسے: ''د ذ ر ز و'' یہ حروف ابتداء، وسط، اور اخیر ان تینوں حالتوں میں بسلامت رہتے ہیں، چونکہ اگر ان کے جثہ میں سے کچھ تراشا جاتا ہے تو صرف ایک نقطہ سا باقی رہ جاتا ہے، جو ان کی شناخت کے لیے ناکافی ہے۔

اور ط ظ بھی خفیف الجثہ میں شامل ہے، کیوں کہ ان کا 'سر' محلّی بالالف اور گلنگ دار تو ہے جس کے باعث وہ ص، ض سے ممتاز ہوئے ہیں، مگر دائرہ نہ ہونے کے سبب قطع وبرید کی زد سے محفوظ ہو گئے ہیں، ''د ذ ر ز و ط ظ'' یہ ساتے حروف ہیں، جو بحالت افراد وترکیب ہمیشہ یکساں رہتے ہیں، گویا وہ سر تا پا جوہر ہیں، ان میں کچھ فضلہ نہیں ہے جو نکال پھینکا جائے۔

اخیری سطر میں وہ حروف ہیں جو ماقبل سے جڑتے ہیں، جب کہ ان پانچ کے سوا کوئی حرف آئے، ور مابعد سے کبھی نہیں جڑتے۔

یہ مثالیں ہجائی نام سے تلفظ کرائیں،؛ جیسے: با ، جیم ، سین ،اس کی اتنی مشق ہو جائے کہ بلا جھجک پڑھتا چلا جائے، جو کام پختگی اور دل بستگی سے کیا جاتا ہے، اس میں بالآخر صُنْعُ اللّٰہ اور اس کا فضل شامل ہو جاتا ہے۔

آپ خدارا ملول نہ ہوں، آخر ہم بھی تو کورے ہی تھے، إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، پیہم سیکھنے، سکھانے کی محنت اٹھانے سے خوبی پیدا ہوتی ہے، آغاز میں خوب گھسائی کی جائے تو اخیر میں اتنا ہی سہل ہو جاتا ہے۔

اخیری آٹھ خانوں والے حروف کی شناخت اور ترکیب سے کیا حک وفک ہوا، پوچھیے، گذشتہ سبق کی روشنی میں بآسانی بتا دیں گے۔

باب الحرکات

زبر ـَـ ـَـ

اَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ	دَ	ذَ	رَ	زَ
سَ	شَ	صَ	ضَ	طَ	ظَ	عَ	غَ			
فَ	قَ	كَ	لَ	مَ	نَ	وَ	هَ	ءَ	ىَ	

اَبَدَ	اَدَبَ	اَزَلَ	اَمَرَ	بَدَعَ	بَعَثَ
بَرَدَ	بَلَغَ	جَعَلَ	حَرَجَ	خَرَجَ	خَلَقَ
دَهَرَ	ذَهَبَ	رَفَعَ	زَهَرَ	سَبَقَ	سَلَفَ
شَرَعَ	شَكَرَ	صَبَرَ	صَدَقَ	صَلَحَ	ضَرَبَ
طَبَقَ	ظَهَرَ	عَبَدَ	عَبَسَ	عَدَلَ	عَرَضَ
غَلَبَ	فَطَرَ	فَتَحَ	قَدَرَ	قَلَمَ	قَفَلَ
كَتَبَ	كَشَفَ	لَهَبَ	مَكَثَ	نَبَذَ	نَزَلَ
نَصَبَ	نَصَرَ	نَفَخَ	نَفَرَ	نَفَقَ	وَجَبَ
وَجَدَ	وَرَدَ	وَرَقَ	وَعَدَ	وَهَبَ	هَرَبَ
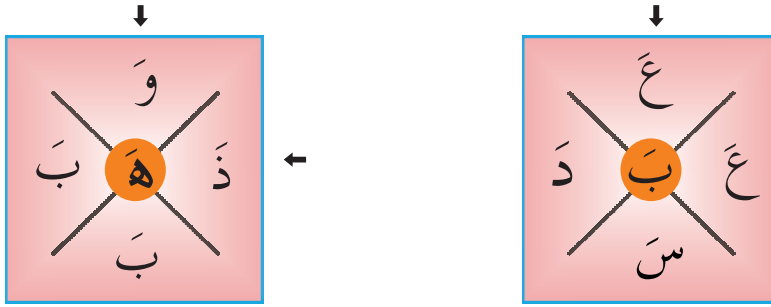
جس لفظ کے ساتھ زبر ---َ، زیر ---ِ، پیش ---ُ میں سے کوئی حرکت لگی ہو وہ لفظ متحرک (جاندار) کہا جاتا ہے۔اور جو لفظ حرکت سے خالی اور عاری ہو وہ ساکن (بے جان) کہا جاتا ہے۔ ہر ایک کی ادائیگی میں اس کی زندگی یا موت کا لحاظ رکھا جاتا ہے، یعنی متحرک کی ادائیگی میں نصف الف کی مقدار آواز دراز ہونی چاہیے، جو ایک حرکت کی آواز ہوتی ہے،اور وہی لفظ کی قدرے حیات پر دلالت کرتی ہے،اور ساکن کو کامل سکون اور مخرج میں جماؤ کے ساتھ ادا کرنا چاہیے،ادائیگی کے وقت منہ کو کسی قسم کی حرکت نہیں کرنی پڑتی ہے کہ مردار میں کوئی رمق اور حرکت نہیں ہوتی۔

یہاں سے پڑھائی ہجّاء کے ساتھ ہونی چاہیے، جیسے: الف زبر اَ، باز بر بَ؛ اَبَ۔دال زبر دَ، اَبَدَ۔ الخ۔

مقصود تو روانگی سے پڑھنا ہے، لیکن جہاں تک روانگی پر قابو نہ ہو ہجاء کو بھی مقصود بالذات خیال فرما کر اس کا اہتمام کرنا چاہیے، مثالیں کچھ زیادہ ہی ہیں، تا کہ بار بار تکرار سے زبان چُست اور پھُرتیلی ہو جائے۔ہم عجمی ہیں،اور ہماری زبان کا ثقل اور گنگ دور کرنے کے لیے تکرار اور مزاولت ضروری ہے۔

بچہ کے پاس دائرہ اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں پڑھوایئے، اس میں جو رمز ہے یعنی 'ب' اور 'ھ' کا دونوں کلموں کے ساتھ محوری تعلق، وہ بھی بتائیں۔اس قسم کی بحث و تکرار کا فائدہ یہ ہے کہ غور و فکر کی صلاحیت بڑھتی ہے،اور ذہنی استعداد ترقی کرتی ہے، املاء درست ہوتا ہے اور ان کے لیے کھیل اور تاش بھی ہے۔

زیر ـِـ

اِ	بِ	تِ	ثِ	جِ	حِ	خِ	دِ	ذِ	رِ	زِ
سِ	شِ	صِ	ضِ	طِ	ظِ	عِ	غِ			
فِ	قِ	كِ	لِ	مِ	نِ	وِ	هِ	ءِ	يِ	

اَذِنَ	اَزِفَ	اَسِفَ	اَمِنَ	بَرِقَ	حَذِرَ
حَبِسَ	حَسِبَ	حَفِظَ	حَمِدَ	خَسِرَ	خَطِفَ
رَدِفَ	رَذِلَ	رَضِيَ	رَغِبَ	سَخِرَ	سَمِعَ
سَلِمَ	شَرِبَ	طَرِبَ	طَفِقَ	ضَمِنَ	عَجِبَ
عَجِلَ	عَطِفَ	عَلِمَ	عَمِدَ	عَمِلَ	غَرِقَ
غَرِمَ	غَضِبَ	قَبِلَ	كَلِمَ	فَرِحَ	لَبِثَ
لَحِقَ	لَعِبَ	لَقِيَ	مَرِجَ	لَعِبَ	نَدِمَ
وَجِلَ	وَرِثَ	وَزِرَ	وَسِعَ	يَقِظَ	يَئِسَ

دَ		سَ
	مِ	
عَ		حَ

ظَ		طَ
	فِ	
قَ		حَ

دونوں دائرے نشان کے مطابق پڑھیے اور چاروں کلموں کو مثالوں میں سے تلاش کیجیے،
مثالوں کو اولاً ہجاء سے پڑھائیے، پھر رواں دواں اتنی تکرار سے پڑھائیے کہ کلمہ دیکھتے ہی ''فرفر''
پڑھنے کی عادت ہوجائے۔ آپ ایسا کر کے تو دیکھئے، بچے میں کیا گُل کھِلتے ہیں، آپ کے بچہ کی
پڑھائی بہت نمایاں ہوگی، سب سے پہلے تو آپ کے کانوں کو حظ اور دل کو ٹھنڈک ملے گی، (اللّٰہُ
الأکرم ایسا ہی کرے) جب حق تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید میں علم وتحریر کی نعمت ذکر کی تو اپنی صفت
'اکرم' ذکر فرمائی، یعنی ''وربك الاکرم'' اور جب انسان کی بناوٹ میں ظاہری، باطنی اعتدال کی
نعمت کو ذکر فرمایا تو اس موقع پر اپنی صفت 'کریم' ذکر فرمائی، یعنی 'ما غرك بربك الكريم' اور ظاہر
ہے کہ 'اکرم' بہت زیادہ کریم کو کہتے ہیں، اور 'کریم' محض کرم پر دلالت کرتا ہے، اس سے معلوم ہوا
کہ علم کی نعمت، صحت اور حسن و جمال کی نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔ (تفسیر عزیزی جدید: ۵۸۸)
اس لیے اس نعمت کے تقدس کو ہمیشہ پیش نظر رکھیے۔

زیر والے حرف کی ادائیگی معروف ہونی چاہیے، اس میں ذرا بھی مجہول کی بو نہ آنی چاہیے۔ یہ خیال رہے کہ گجراتی
اور اردو زبان میں مجہول رائج ہے۔

پیش ـُـ

اُ	بُ	تُ	ثُ	جُ	حُ	خُ	دُ	ذُ	رُ	زُ
سُ	شُ	صُ	ضُ	طُ	ظُ	عُ	غُ			
فُ	قُ	كُ	لُ	مُ	نُ	وُ	هُ	ىُ		

اُفِكَ	بُعِثَ	بُهِتَ	جُعِلَ	جُمِعَ
حُرِمَ	حُفِظَ	خُسِفَ	خُلِقَ	رُزِقَ
سُرِقَ	سُئِلَ	ضُرِبَ	عُبِدَ	عُلِمَ
غُفِرَ	قُبِلَ	قُتِلَ	قُدِرَ	كُتِبَ
كُشِطَ	مُنِعَ	نُشِرَ	نُفِخَ	نُقِرَ

بَدُنَ	بَعُدَ	ثَقُلَ	خَبُثَ	ضَعُفَ
عَظُمَ	قَرُبَ	كَبُرَ	كَرُمَ	لَطُفَ

اُذُنُ	ثُلُثُ	جُدُرُ	حُبُكُ	حُمُرُ
خُطُبُ	خُلُقُ	دُسُرُ	رُسُلُ	زُبُرُ
سُدُسُ	شُعُبُ	عُرُبُ	كُتُبُ	نُسُكُ
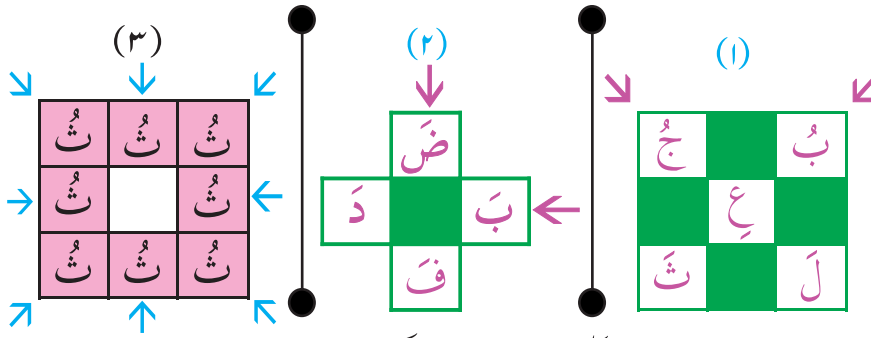
(۱) اس مثلث میں دو۲ کلمے ہیں، مثالوں میں دیکھیے۔
(۲) مثالوں کی مدد سے خالی جگہ میں ایک حرف پڑھیے، جو دونوں کلموں کا درمیانی ہوگا۔
(۳) درمیان میں ایک لفظ مناسب کی تعیین کر کے کلمہ کو آٹھ۸ بار پڑھیے۔

ہجاء اور رواں دونوں پختہ کرائیں، یہ خیال رہے کہ پیش والے حرف کی ادائیگی معروف ہو، مجہول کی بو نہ آئے، ورنہ ناواقفیت کی علامت ہے۔

هَهِهُ	فَفِفُ	عَعِعُ	صَصِصُ	مَمِمُ
كَكِكُ	طَطِطُ	لَلِلُ	جَجِجُ	سَسِسُ
قَقِقُ	نَنِنُ	يَيِيُ	بَبِبُ	شَشِشُ
ضَضِضُ	ثَ...ثُ	دَ دِ...	..رِ رُ	... ذُ

حرکات کی مشق کرائیں اور ترکیب بسائط کا جوڑ توڑ سمجھائیں اور مثلث کے دو خانے پُر کرائیں، مثالوں کے اخیر میں ایک ایک یا دو دو جگہ خالی ہے، اس کو پُر کرائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الإمداد (١٣) الثالث عشر

السُّكُوْنُ وَ الْجَزْمُ ـْـ

اَبْ اَتْ اَثْ اَجْ اَحْ اَخْ اَدْ اَذْ اَرْ اَزْ

اَسْ اَشْ اَصْ اَضْ اَطْ اَظْ اَعْ اَغْ

اَفْ اَقْ اَكْ اَلْ اَمْ اَنْ اَوْ اَهْ اَیْ

اُفْ	تُبْ	خُذْ	ذُقْ	صُمْ
عُدْ	قُلْ	قُمْ	كُلْ	نُمْ

دُمْتُ	صُمْتُ	فُزْتُ	قُلْتُ	كُنْتُ
بِعْتُ	خِفْتُ	سِرْتُ	لِنْتَ	نِلْتُ

تَجْرِىْ	يَرْمِىْ	يَقْضِىْ	يَمْشِىْ	يَهْدِىْ

دَمْدَمَ	رَفْرَفَ	فَرْفَرَ	سَلْسَلَ
عَسْعَسَ	صَرْصَرَ	صَلْصَلَ	صَفْصَفَ
بَلْبَلَ	زَحْزَحَ	زَلْزَلَ	وَسْوَسَ

(ا)

ف	ر	ف	ر
ر	ف	ر	ف
ف	ر	ف	ر
ر	ف	ر	ف
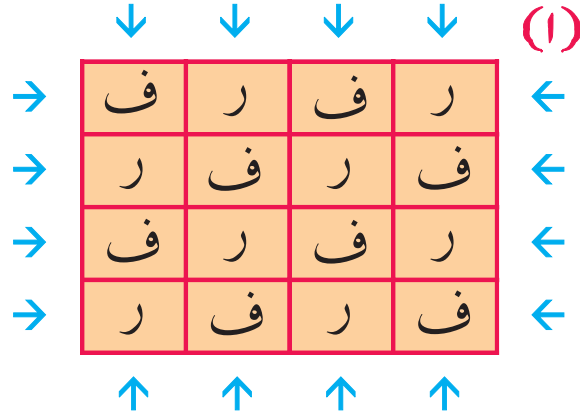
جس حرف پر کوئی حرکت نہ ہو، وہ ساکن کہلاتا ہے۔اس پر سکون و جزم کی علامت (ـــُـ) ہوتی ہے۔ یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ حرف ساکن کی ادائیگی میں ذرہ برابر منہ کو حرکت نہ ہونی چاہیے، ورنہ سکون نہ رہے گا، حرکت کے مشابہ ہو جائے گا۔ مردار میں حرکت کہاں؟ اس کو ہمیشہ ماقبل کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے۔ چونکہ وہ مثل مردار کے ہے، قائم بذاتہ نہیں ہو سکتا؛ بلکہ ماقبل کے دوش پر محمول ہوتا ہے۔ جب ہی تو دو ساکن کا اجتماع جائز نہیں ہے، چونکہ ساکن، ساکن کا تحمل نہیں کرسکتا۔

(ا) اس مربع کو دائیں بائیں ، اوپر نیچے، اور بالعکس پڑھوائیں، ہر کلمہ آٹھ آٹھ بار تکرار کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔

تَشْدِيْد ـــّـ

اَبْ بَ	اَجْ جَ	اَدْ دَ	اَسْ سَ	اَظْ ظَ	اَنْ نَ	اَیْ یَ
اَبَّ	اَجَّ	اَدَّ	اَسَّ	اَظَّ	اَنَّ	اَیَّ

اَنَّ	بَثَّ	تَبَّ	ثَمَّ	جَنَّ	حَرَّ	خَرَّ
رَبَّ	صَدَّ	ضَلَّ	ظَنَّ	عَدَّ	غَمَّ	فَظَّ
قَصَّ	كَفَّ	مَدَّ	مَنَّ	وَدَّ	هَبَّ	يَمَّ

بَدَّلَ	تَمَّتُ	حَبَّبَ	حَرَّمَ	حَرَّفَ	حَوَّلَ	دَمَّرَ
رَكَّبَ	سَبَّحَ	سَخَّرَ	سَلَّمَ	صَدَّقَ	صَرَّفَ	عَذَّبَ
عَلَّمَ	فَرَّقَ	قَدَّرَ	كَبَّرَ	كَذَّبَ	كَرَّمَ	كَرَّهَ

تَ	تَ	تَ
تُ		تَ
تُ	تُ	تُ

ایک طرح کے دو حرف جمع ہوں اور پہلا ساکن، اور دوسرا متحرک ہو، جیسے مذکور ترتیب ہجائی میں واضح ہے تو ایک کو دوسرے میں ملا دیا جاتا ہے، اور ایک ہی حرف لکھ کر اس پر علامت تشدید ـــّـــ رکھ دی جاتی ہے۔ ایسے لفظ کو مشدّد کہتے ہیں۔ اس کی ادائیگی میں اتنی دیر لگائی جائے جتنی کہ دو حرفوں کے ادا کرنے پر لگائی جاتی ہے۔ تکرار کی وجہ سے ادائیگی میں سختی اور شدت پیدا ہوتی ہے۔ مثالوں کی مدد سے ادائیگی پختہ کروائیں۔

مثلث کا درمیانی خانہ خالی ہے، اس میں ایک حرف مشدّد رکھنے سے کلمہ چار مرتبہ پڑھ سکتے ہیں، ایسا کلمہ اپنے سبق میں تلاش کریں۔

تنوین ؛ دو زبر ـًـ

بًا - تًا - ثًا - جًا - حًا - خًا - دًا - ذًا - رًا - زًا - سًا - شًا

صًا - ضًا - عًا - غًا - فًا - قًا - لًا - مًا - نًا - هًا - وًا - يًا

أَبًا	بِدعًا	بَغُيًا	بَلَدًا	جَدَلًا	جَمُعًا
حِجرًا	حِفظًا	حَمُدًا	خُبرًا	دَرُكًا	رَدمًا
رَغَدًا	زُمَرًا	سَلَفًا	صَبرًا	صِدقًا	صَرَفًا
صَهرًا	طَبَقًا	ظُلمًا	عَجَبًا	عَدلًا	عَمَلًا
غَدَقًا	غَرقًا	فَتحًا	فَضلًا	كُرهًا	لَحمًا
مَسَدًا	مَثَلًا	مَدَدًا	مِلحًا	نَسَبًا	نَصرًا
نُزُلًا	نَفَسًا	نُكرًا	وَطرًا	وَعدًا	يُسرًا
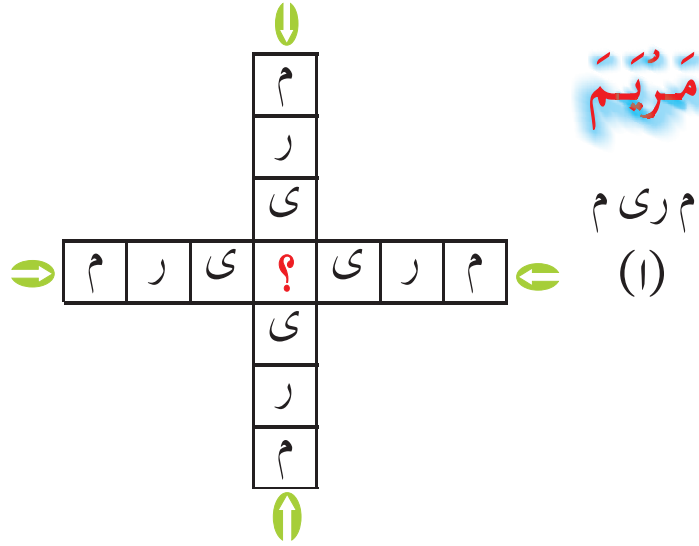
تنوین دوہری حرکت کو کہتے ہیں۔ ـــً ، ـــٍ، ـــٌ، تنوین میں (ن) پنہاں ہوتی ہے، جوادائیگی میں ظاہر ہوتی ہے، لکھی نہیں جاتی۔

ایک حرکت اس حرف کی ہوتی ہے، جس پر تنوین لگی ہے،اور دوسری حرکت،نون تنوین پر دال اوراس کی علامت ہوتی ہے؛ جیسے: (باً) با،الف دو زبر (بَنْ)۔(جاً) جیم الف دو زبر (جَنْ)۔

(ا) یہ پوچھیے کہ چوکڑی کے وسط میں مناسب لفظ کیا ہوسکتا ہے؟اور''مریم'' کلمہ کو کتنی بار پڑھا جا سکتا ہے؟ بچے سے اپنی کراسہ میں چوکڑی بنوا کر پُر کروائیں۔

دو زیر ـــٍ : اٍ

اٍ	بٍ	تٍ	ثٍ	جٍ	حٍ	خٍ	دٍ	ذٍ	رٍ	زٍ
سٍ	شٍ	صٍ	ضٍ	طٍ	ظٍ	عٍ	غٍ			
فٍ	قٍ	كٍ	لٍ	مٍ	نٍ	وٍ	هٍ	ءٍ	يٍ	

اَثْلٍ	اُكُلٍ	بَلَدٍ	بَرَدٍ	جُرُفٍ	حَرْفٍ	خَمْطٍ	دُسُرٍ
رِزْقٍ	رَبْوَةٍ	سَطْحٍ	سِدْرٍ	سَفَرَةٍ	شُعُبٍ	شَرَفٍ	صُحُفٍ
طَلْحٍ	ظُلَلٍ	عَبْدٍ	عَدْنٍ	عَرْشٍ	عَمَدٍ	عُسْرٍ	فُرُشٍ
فِطْرَةٍ	قَرْيَةٍ	قَدْرٍ	قَمَرٍ	كَلِمَةٍ	كَذِبٍ	لُبْسٍ	لَبَنٍ
مَسَدٍ	مَرَضٍ	مِرْيَةٍ	نُصُبٍ	وَعْدٍ	وَهْنٍ	وَلَدٍ	هَرَبٍ
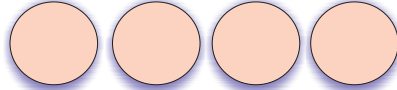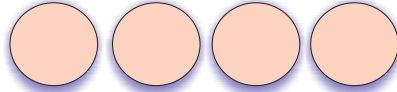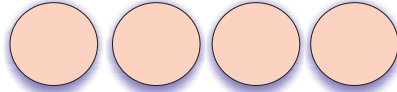
خالی دائرے میں اس کے اوپر والے الفاظ میں سے، مقابل کلمہ کی ترتیب پر ایک ایک لفظ رکھئے۔ اگر الفاظ مناسب کم ہوں تو کمی پوری کیجیے، اگر زیادہ ہوں تو ان کو چھوڑ دیجیے، جو لفظ اوپر سے نیچے دائرے میں لیا جائے، اس کو پنسل سے دائرہ میں کر دیجیے، حروف شماری میں حرکت کا اعتبار نہیں ہوتا، صرف وہ ہی الفاظ شمار ہوتے ہیں، جو کتابت میں آتے ہیں۔

بچوں کے پاس ان کی کاپیاں استعمال کرائیں، یہ نقشِ مبارک، رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا ہے۔ ہجا اور رواں پختہ ہونے پر ہی آگے بڑھائیں ۔

دو پیش ـٌـ : اٌ

اٌ	بٌ	تٌ	ثٌ	جٌ	حٌ	خٌ	دٌ	ذٌ	رٌ	زٌ
سٌ	شٌ	صٌ	ضٌ	طٌ	ظٌ	عٌ	غٌ			
فٌ	قٌ	كٌ	لٌ	مٌ	نٌ	وٌ	هٌ	ءٌ	ىٌ	

إِنُسٌ	بَرُقٌ	حَرَجٌ	حَذَرٌ	دَلُوٌ	رِزُقٌ	رُسُلٌ
رَعُدٌ	زُمَرٌ	سِنَةٌ	عَذُبٌ	عَصُرٌ	فَتُحٌ	فَرُدٌ
فَرُحٌ	فَصُلٌ	قَلُبٌ	قَرُحٌ	مِسُكٌ	مِلُحٌ	نَحُسٌ
نَزُعٌ	نُزُلٌ	نَفُسٌ	نَفَرٌ	وَعُدٌ	هَزُلٌ	يُسُرٌ

اَحَدٌ	بُكُمٌ	جَنَّةٌ	خَبَرٌ	دَمٌ	ذِكُرٌ	رَجُلٌ
سِحُرٌ	سُرُرٌ	شِرُبٌ	صَبُرٌ	صِدُقٌ	طُرُقٌ	طَرُفٌ
ظَرُفٌ	عَمَلٌ	عَبُدٌ	غَدَقٌ	فَجُرٌ	قَلَمٌ	قَسَمٌ
قَمَرٌ	قَرُنٌ	قِرُدٌ	كِفُلٌ	كِذُبٌ	لَعِبٌ	لِبَدٌ
مَطَرٌ	مَدَدٌ	نَفَرٌ	نَهَرٌ	وَهَبٌ	وَهُمٌ	هَدَفٌ

ف َ	د َ	ه َ
ع َ	ب َ	ر َ
ل َ	غ َ	ب َ

(۱) هَدَفَ　(۲) رَبَعَ　(۳) بَغَلَ

(۴) هَرَبَ　(۵) دَبَغَ　(٦) فَعَلَ

مثالوں کا ہجاء اور رواں پختہ کرائیں، اور چھ کلمات کو مثلّث میں پڑھوائیں، اس کے لیے بچوں کی کاپیاں، یا بورڈ استعمال کریں۔

مشق

أَبًا، أَبٍ، أَبٌ	أَحَدًا، أَحَدٍ، أَحَدٌ	أُفًّا، أُفٍّ، أُفٌّ
عِلْمًا، عَمَلًا، أَدَبًا	كِتَابٍ، رَسُولٍ، وَحْيٍ	رَبٌّ، غَفُورٌ، رَحِيمٌ
بَعْضٍ، بَعْضٌ، بَعْضًا	سَبْقٌ، سَبْقًا، سَبْقٍ	سَمْعًا، سَمْعٌ، سَمْعٍ
قُرْبًا، قُرْبٍ،	بُعْدًا، ...... بُعْدٌ	......، حَمْدٍ، حَمْدٌ

تمرینات پر پوری محنت صرف فرمائیں، اس کا فائدہ آپ آنیوالے اسباق میں پائیں گے، آخری سطر کی خالی جگہ کو بچوں سے پُر کرائیں۔

باب المدّات :

الف مدّہ؛ (بَا)

بَا–تَا–ثَا–جَا–حَا–خَا–دَا–ذَا–رَا–زَا–سَا–شَا–صَا–ضَا–عَا
غَا–فَا–قَا–لَا–مَا–نَا–هَا–وَا–يَا

بَابَ	بَاتَ	بَاعَ	تَابَ	جَارَ	حَاقَ	خَافَ
دَارَ	ذَاتَ	ذَاقَ	رَاغَ	رَانَ	زَادَ	زَاغَ
سَارَ	سَاغَ	شَابَ	شَانَ	صَارَ	صَامَ	طَابَ
طَارَ	طَالَ	عَابَ	غَابَ	فَاتَ	فَازَ	قَابَ
قَالَ	قَامَ	كَادَ	كَانَ	مَاتَ	مَالَ	هَابَ

بَاتَا	تَابَا	خَافَا	ذَاقَا	زَارَا	سَارَا	صَارَا
عَابَا	قَالَا	قَامَا	كَانَا	مَاتَا	هَابَا	يَابَا

إِيَابٌ	بِحَارٌ	ثِيَابٌ	حِسَابٌ	خِطَابٌ	دِثَارٌ	دِهَاقٌ
دِيَارٌ	ذِهَابٌ	سِرَاجٌ	شِدَادٌ	شِهَابٌ	صِيَامٌ	طِبَاقٌ
عِبَادٌ	عِشَارٌ	عِظَامٌ	فِجَاجٌ	فِرَاقٌ	فِطَامٌ	قِيَامٌ
كِتَابٌ	كِرَامٌ	لِبَاسٌ	مِدَادٌ	مِزَاجٌ	مِهَادٌ	نِفَاقٌ

(۱)

ب	ذ	ف
حَ	؟	ق
خ	ق	ت

(۲)

ب	ب	
ب	ا	
ب		

الف ماقبل مفتوح کو ''الف مدہ'' کہتے ہیں، اس سے حرکت کی سمتِ موافق آواز کھینچنے میں آسانی اور مدد ملتی ہے، زبر کی سمتِ موافق الف ہے، جیسے: بَا، اور زیر کی یا ہے، جیسے: بِی، اور پیش کی واو ہے، جیسے بُو، اس کی مقدار ایک الف ہے، اس میں افراط تفریط نہیں ہے، دو حرکت ملکر مدہ کی نشأۃ ہوتی ہے، اس کا مدار مشق اور ماہر استاذ کی تعلیم وتصدیق پر موقوف ہے۔

یہ تینوں مدات: مدہ الف، یا، واو، اور دیگر آنے والے مدات، ہر لفظ کے لیے لباس اور اصلی زیور اور ان کی زیبائش کے بمنزلہ ہیں، اس کو ہمیشہ نَپا تُلا ادا کرنے سے لفظ کا حسن خداداد نکھر آتا ہے، اور سامع کے دل کو کشش کرتا ہے، جیسے کرتہ، جبہ، عباء اور قباء وغیرہ کا دامن، گریباں، آستین اور طول وعرض وغیرہ ان سب کی وضع قطع اور پیمائش تناسب کے ساتھ متعین ہے، اگر اس کی رعایت نہ کی گئی تو حسین چہرہ مہرہ بھی بے ڈول اور بھدّا سا معلوم ہونے لگتا ہے، اسی طرح تمام صفات عارضہ کو حروف کے لیے خیال فرمائیں۔

(۱) مثلث کے درمیان ایک مناسب لفظ رکھنے سے چار[۴] کلمے بن جاتے ہیں۔

(۲) اس مثلث میں چار[۴] خالی خانوں کو پُر کیے جائیں تو ایک ہی کلمہ آٹھ[۸] بار پڑھا جاسکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الامداد التاسع عشر (١٩)

کھڑا زبر --ٰ-- : اٰ

اٰ	بٰ	تٰ	ثٰ	جٰ	حٰ	خٰ	دٰ	ذٰ	رٰ	زٰ
سٰ	شٰ	صٰ	ضٰ	طٰ	ظٰ	عٰ	غٰ			
فٰ	قٰ	كٰ	لٰ	مٰ	نٰ	وٰ	هٰ	ءٰ	ىٰ	

اَبیٰ	اَتیٰ	بَلیٰ	سَجیٰ	رَمیٰ	سَعیٰ
طَغیٰ	عَدیٰ	عَصیٰ	عَطیٰ	غَویٰ	قَضیٰ
قَلیٰ	مَتیٰ	مَشیٰ	نَهیٰ	هَدیٰ	وَعیٰ

اَبقیٰ	اَحصیٰ	اَحویٰ	اَدنیٰ	اَدهیٰ
اَزکیٰ	اَطغیٰ	اَغنیٰ	اَقنیٰ	اَلقیٰ

اَهدیٰ	اَهویٰ	تَردیٰ	تَرضیٰ	تَسعیٰ
تَقویٰ	سَلویٰ	مَثنیٰ	یَحیٰ	صَرعیٰ

اُخریٰ	بُشریٰ	حُبلیٰ	حُسنیٰ	زُلفیٰ
شُوریٰ	کُبریٰ	مُثلیٰ	مُوسیٰ	یُمنیٰ

(۱)

(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
ل س و ی	ت و ی ق	ی ر ع ص	ش ی ر ب

(۲)
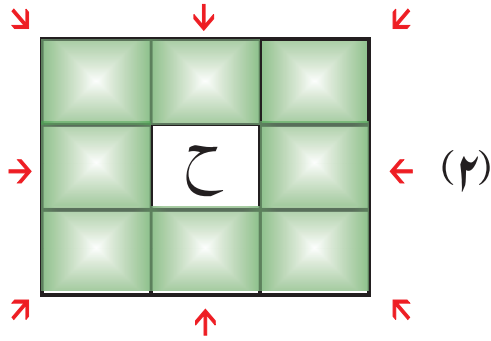
یہ کھڑا زبر (الف مدہ) ہی ہے، لیکن بشکل اعراب ہے، جب کہ الف مدہ بشکل حرف ہے، دو[۲] زبر کی آواز دُگنی کر دی جائے تو الف منصۂ وجود میں آتا ہے، جیسے: بَ بَ کو ملا دیا جائے تو ''با'' بن جاتا ہے، لہٰذا صرف دو[۲] زبر کے برابر آواز کھینچی جائے۔ (تفہیم التجوید، ص : ۲۰۶)

(۱) چار[۴] کلمے صَرْعیٰ ، بُشْریٰ ، سَلْویٰ ، تَقْویٰ ، کے حروف اوپر والے خانے میں بے ترتیب ہیں، نیچے والے خانے میں پورا پورا کلمہ مرتب کرائیں، اس کے لیے کاپی یا بورڈ استعمال کریں۔

(۲) اس مثلّث کے چاروں طرف خانوں میں ایک ہی نوع کا حرف لکھنے سے کلمہ پورا ہو کر آٹھ[۸] بار پڑھا جاتا ہے، مثالوں میں ایسا کلمہ تلاش کیجیے۔

واو مدہ؛ (بُوْ)

اُوْ – بُوْ – تُوْ – ثُوْ – جُوْ – حُوْ – خُوْ – دُوْ – ذُوْ – رُوْ – زُوْ – سُوْ – شُوْ

صُوْ – ضُوْ – طُوْ – ظُوْ – عُوْ – غُوْ – فُوْ – قُوْ – كُوْ – لُوْ – مُوْ – نُوْ – وُوْ – هُوْ – يُوْ

بُوْرْ	رُوْحْ	زُوْرْ	صُوْرْ	طُوْرْ
لُوْطْ	نُوْحْ	نُوْرْ	نُوْنْ	هُوْدْ

اُوْتُوْا	تُوْبُوْا	ذُوْقُوْا	زُوْرُوْا	صُوْمُوْا
عُوْدُوْا	قُوْلُوْا	كُوْنُوْا	مُوْتُوْا	نُوْمُوْا

بُطُوْنٌ	جُلُوْسٌ	جُنُوْبٌ	جُنُوْنٌ	رُكُوْعٌ
سُجُوْدٌ	صُدُوْرٌ	ظُهُوْرٌ	عُيُوْنٌ	مُتُوْنٌ

فُسُوْقٌ	قُبُوْرٌ	قُطُوْفٌ	قُعُوْدٌ	قُلُوْبٌ	قُنُوْتٌ

واو مدہ اور الٹا پیش دونوں کا حکم یکساں ہے، یعنی ان کی اداء اور آواز میں کوئی فرق نہیں ہوتا، جیسے: بُوٗ ، پڑھا جاتا ہے، ویسے ہی بٗ پڑھا جاتا ہے۔ واو معکوس کا بیان بعد والے سبق میں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلے مثلث میں کلمہ ’’ تُبُتُ ‘‘ بارہ ۱۲ دفعہ پڑھ سکتے ہیں، نشان اور نمبرات سے واضح ہے، دوسرے مثلث میں ہر دو کلمے ’’حُوُرُ‘‘ اور ’’ رُوُحُ‘‘ چار ۴ چار ۴ مرتبہ پڑھ سکتے ہیں۔ کاپی اور بورڈ پر لکھوا کر پڑھوائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الامداد الحادی والعشرون ۲۱
الٹا پیش ـٗـ : وٗ
اٗ بٗ تٗ ثٗ جٗ حٗ خٗ دٗ ذٗ رٗ زٗ سٗ شٗ صٗ ضٗ
طٗ ظٗ عٗ غٗ فٗ قٗ كٗ لٗ مٗ نٗ وٗ هٗ یٗ
امرهٗ انّهٗ اهلهٗ بعضهٗ بنانهٗ بیانهٗ بینهٗ
ثلثهٗ حسبهٗ حملهٗ داوٗد رحمتهٗ عبدهٗ عندهٗ
عظامهٗ كانّهٗ لهٗ نورهٗ وثاقهٗ ورٰی مزاجهٗ
اكرمهٗ لتستوٗا تلوٗا انزلهٗ قومهٗ
رِ رِ رِ رِ رِ
مثالوں میں الٹا پیش مقدار الف ادا کرائیں جیسے ’’واومدّہ‘‘ کو ادا کرتے ہیں۔
اور مثلث کے خالی خانوں میں دو حرف کا دوہرا اضافہ کیجیے، مثالوں میں سے ایک کلمہ پورا
بن جائے گا، جس کو چار مرتبہ پڑھ سکتے ہیں۔
امداد ۴۱

یامدہ؛ (بِیُ)

اِیُ-بِیُ-تِیُ-ثِیُ-جِیُ-حِیُ-خِیُ-دِیُ-ذِیُ- رِیُ- زِیُ
سِیُ-شِیُ-صِیُ-ضِیُ-طِیُ -ظِیُ - عِیُ-غِیُ- فِیُ-قِیُ -کِیُ- لِیُ
مِیُ- نِیُ-وِیُ-ھِیُ-یِیُ

تِیُنِ	تِیُبَ	حِیُلَ	حِیُنَ	دِیُنُ
رِیُحُ	سِیُقَ	سِیُنُ	ضِیُقَ	طِیُبُ
طِیُنُ	عِیُرُ	فِیُلُ	قِیُلَ	لِیُنَ
عِیُدُ	صِیُنُ	تِیُہُ	جِیُدُ	عِیُنُ

قِیُلَ - دِیُنُ

طِیُبُ - حِیُنَ

مثلث کو نیچے والے کلمات سے پُر کروا کر مکمل کرائیں۔

کھڑا زیر: (بٖ)

اٖ بٖ تٖ ثٖ جٖ حٖ خٖ دٖ ذٖ رٖ زٖ سٖ شٖ صٖ ضٖ طٖ ظٖ عٖ غٖ فٖ
قٖ كٖ لٖ مٖ نٖ وٖ هٖ ىٖ

اَجْرِهٖ	اَخْذِهٖ	اَمْرِهٖ	اَهْلِهٖ	بَعْدِهٖ	بَعْضِهٖ	بَيْتِهٖ	تَحْتِهٖ
جَمْعِهٖ	حَمْدِهٖ	حَمْلِهٖ	خَوْضِهٖ	ذَنْبِهٖ	رَجْعِهٖ	صَدْرِهٖ	ظَهْرِهٖ
عَبْدِهٖ	عَدْلِهٖ	عَيْنِهٖ	غَيْبِهٖ	فَوْقِهٖ	قَدْرِهٖ	قَوْلِهٖ	قَوْمِهٖ
يَوْمِهٖ	اُذُنِهٖ	خُلُقِهٖ	رُسُلِهٖ	عُنُقِهٖ	قُبُلِهٖ	كُتُبِهٖ	قِبَلِهٖ

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یاءِ مدہ (بِیْ) اور کھڑا زیر (بٖ) دونوں کی اداء اور آواز یکساں اور برابر ہوتی ہے، زیر کی آواز بڑھا کر دوگنی کردی جائے تو یاء مدہ پیدا ہوتی ہے، جیسے: بِ بِ کی آواز کو ملا دیا جائے تو بِـیْ بن جاتا ہے، جیسے بِیْ پڑھا جاتا ہے ویسے ہی بٖ پڑھنا چاہیے۔ (تفہیم التجوید: ص۲۱۰)

(۱) مثالوں کے ساتھ ساتھ 'تسمیہ' کا بھی ہجاء، رواں دواں کروائیں، اور اس کے نیچے مربع طویل خالی ہے، اس میں تسمیہ کے حروف کتنے ہیں؟ شمار کروائیں، معجمہ کو پہلے، پھر مہملہ کو لکھوائیں۔ کاپی یا بورڈ کا استعمال کرنا چاہیے۔

اَوُ - بَوُ - جَوُ - دَوُ - سَوُ - صَوُ - طَو - عَوُ - فَوُ - كَوُ - لَوُ - مَوُ - وَوُ - هَوُ - يَوُ

تَوُبَ	ثَوُبَ	جَوُفَ	حَوُلَ	خَوُضَ	خَوُفَ
دَوُرَ	سَوُطَ	سَوُءَ	صَوُتَ	طَوُلَ	غَوُرَ
فَوُجٌ	فَوُزٌ	فَوُقَ	قَوُسَ	قَوُلٌ	لَوُحٌ
قَوُمٌ	مَوُتٌ	مَوُجٌ	مَوُرَ	نَوُمٌ	هَوُنَ
يَوُمٌ	اَوُثَانَ	اَوُلىٰ	طَغَوُا	مَوُعِدٌ	مَوُبِقٌ
رَاحَ	رِيُحٌ	رُوُحٌ	رَيُحٌ	رَوُحٌ	رَيُحَانٌ

جَ	وُ	فَ
وُ	؟	وُ
فَ	وُ	جَ

جَوُفَ ↓ فَوُجَ ↓
جَوُفَ ← → فَوُجَ
فَوُجَ ← → جَوُفَ
↑ فَوُجَ ↑ جَوُفَ
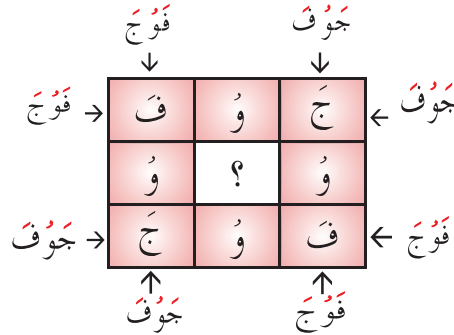
جب واو ساکن، ماقبل مفتوح ہوتو اسے واولین کہتے ہیں، جیسے: **تَوُبَ** ،اس کی ادائیگی کے وقت دونوں ہونٹوں کی کامل گولائی کے ساتھ انتہائی لطافت اور نرمی سے ''واولین'' کی آواز نکالیئے۔

مذکورہ مثلث میں ہر دو کلمے ''**جَوُفَ ،فَوُجَ**' چار چار مرتبہ پڑھوائیں، (اگر درمیان میں کوئی حرف کی کمی ہوتو پوری کریں۔)

(ی) لین

اَیُ-بَیُ-جَیُ-دَیُ-رَیُ-سَیُ-صَیُ-طَیُ-عَیُ-فَیُ-کَیُ-لَیُ-مَیُ-هَیُ-یَیُ

اَیُنَ	بَیُتَ	بَیُنَ	خَیُرَ	خَیُلَ	دَیُنَ	رَیُبَ	زَیُتَ
سَیُرَ	سَیُلَ	شَیُبَ	ضَیُفَ	عَیُنَ	غَیُبَ	غَیُثَ	کَیُدَ
کَیُتَ	کَیُسَ	کَیُفَ	کَیُلَ	لَیُتَ	وَیُلَ	هَیُتَ	هَیُهَاتَ

بَحُرَیُنِ	زَوُجَیُنِ	شَفَتَیُنِ	شَهُرَیُنِ	شَیُئَیُنِ
عَبُدَیُنِ	عَیُنَیُنِ	قَرُنَیُنِ	قَرُیَتَیُنِ	نَجُدَیُنِ
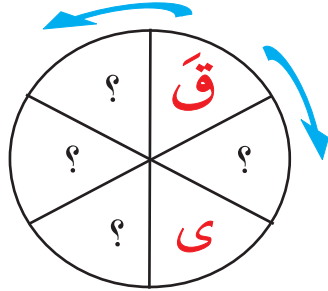
جب یاء ساکن، ماقبل مفتوح ہوتو اسے ”یاء لین“ کہتے ہیں، جیسے: اَیُنَ، یہ زبان کا درمیانی اوپر کے تالو سے لگا کرادا ء ہوتی ہے۔

مسدس میں چار خانے ”قَرُیَتَیُنِ“ کی مدد سے پُر کریں، مسدّس کی چال دائیں اور بائیں دونوں طرف صحیح ہے۔

ایامِ ہفتہ :

ایامِ ہفتہ کے نام یاد کرائیں۔
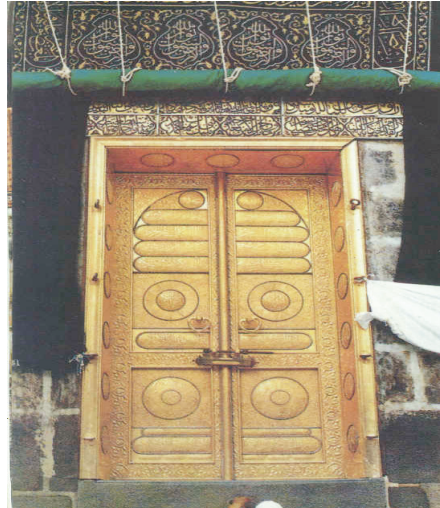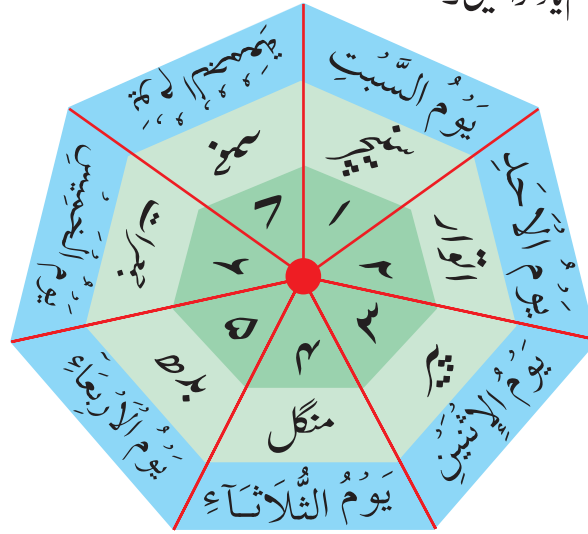
بابُ نِظامِ الْمُدُوْدِ و الصِّفَاتِ

مدِّ متصل !

ئآءَ بآءَ جآءَ دآءَ رآءَ شآءَ صآءَ ظآءَ عآءَ فآءَ كَآءَ لَآءَ مآءَ

اَخِلَّآءُ	اَشِدَّآءُ	اَغْنِيَآءُ	بَرِیٰٓءُ	بَلَآءُ	بُوْٓءُ
بِسُوْٓءٍ	تِلْقَآءَ	تَفِیٓءَ	جُفَآءُ	جَزَآءُ	جَآءَ
جِآئِیٓ	جُوْٓءُ	حُنَفَآءُ	دُعَآءُ	رُخَآءُ	رُحَمَآءُ
سَمَآءُ	اَلسُّوْٓءُ	سُوْٓءُ	سِیٓءَ	سِیُئَتْ	ضِيَآءُ
عَطَآءُ	عِشَآءً	غِطَآءُ	غُثَآءُ	فِدَآءُ	فُقَرَآءُ
قُرُوْٓءُ	لِتَنُوْٓءَ	لِيَسُوْٓءَ	مَرِیٓئًا	نِدَآءُ	وَرَآءَ
	هَبَآءَ	هَوَآءُ	هَنِیٓئًا	يُضِیٓءُ	

(۱) ق ر م

(۲) سَاكِبُ بِگَاسٍ

(۳) لَمْ اُخَامِلُ

(۴) كَبِّرُ رَجَاءَ اَجْرِ رَبِّكَ

حرف مدہ کے بعد ہمزہ متصلاً ایک ہی کلمہ میں واقع ہوتو اسے 'مد متصل' کہتے ہیں۔اس کی مقدار توسط ہے، (یعنی دو۲ یا اڑھائی الف) اس میں قصر روا نہیں رکھتے ہیں۔تمام مثالوں میں ہجاء کے ساتھ یکسانیت سے مدادا کرائیں، مثالیں الف، واو اور یا مدہ ہر سہ نوع کی یکجا ہیں۔

(۱) ان تین ۳ حروف کو الٹ پلٹ کر کے چھ ۶ کلمے بنائیں، وہ ذو معنی ہوں گے، (۱) قمر: چاند (۲) مرق: شوربہ۔(۳) رمق : آخری سانس (۴) مقر: ٹھکانہ (۵) رقم :لکھنا (۶) قرم : گوشت کا حریص ہونا۔ان چھ ۶ کلمات کا ترجمہ برائے معلّم ہے، فقط، بچوں سے صرف چھ ۶ کلمات علیحدہ لکھوائیں، اور بتائیں کہ ہر ''ثلاثی'' کلمہ کو الٹ پلٹ کرنے سے چھ ۶ کلمے بن سکتے ہیں، دوسری مثال دیجئے، جیسے '' دَبَرَ - حَرَجَ - جَرَمَ ''اس کو اشتقاقِ کبیر کہتے ہیں، جب کہ تمام کلمات ہم معنی ہوں۔

آخری تین نمبرات (۲-۳-۴) میں وہ کلمات ہیں، جو طرداً وعکساً پڑھے جا سکتے ہیں، کاپی میں ہر کلمے کے حروف بالترتیب علیحدہ پڑھوا کر لکھوائیں، یہ جملے بھی ذو معنی ہیں، (۲) لبریز پیالہ نوش کر (۳) میں مدہوش نہیں ہوا (۴) خدا سے بدلہ کی امید رکھنا بڑی بات ہے۔

ان مثالوں میں اول و آخر کا اس طرح تقابل کرائیں۔یعنی حرف کو اس کے مثل حرف سے لکیر کے ذریعہ جوڑ دیجیے۔''خ'' درمیان میں واقع ہے، وہ بے جوڑ رہ گئی۔اسی طرح '' ساکب بکاس '' کی مشق کرائیں، اور اخیر میں '' کبر رجاء اجر ربك ''بورڈ پر لکھ کر حروف کا تقابل کرائیں۔
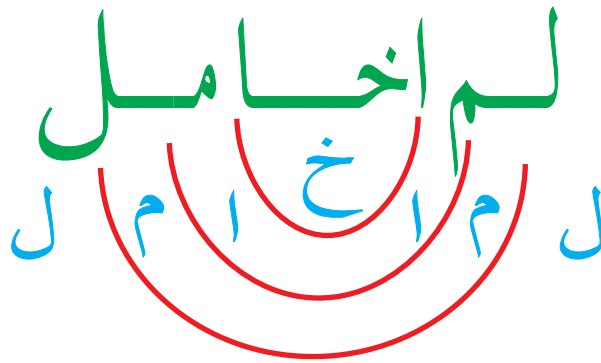
مدِّ منفصل !

مَآ اَظُنُّ	وَمَآ اُنْزِلَ	فَلَمَّآ اَفَلَ	مَآ اَنْتَ
مَآ اٰتَاهُمْ	لَآ اُقْسِمُ	مَآ اَنَا	لَآ اِكْرَاهَ
قَالُوْآ اٰمَنَّا	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ		
تُوْبُوْآ اِلَى اللّٰهِ	قُوْآ اَنْفُسَكُمْ	رَجَعُوْآ اِلَيْهِمْ	اَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ
لَهٗٓ اِخْوَةٌ	وَلَهٗٓ اَسْلَمَ	عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ	فَاِنَّهٗٓ اَسْلَمَ
اِنَّهٗٓ اَهْلَكَ	اٰمَنُوْآ اَنُطْعِمُ	نُوْحِيٓ اِلَيْهِمْ	لَعَلِّيٓ اَرْجِعُ
اِنِّيٓ اٰنَسْتُ	اِنِّيٓ اَعْلَمُ	تَهْوِيٓ اِلَيْهِمْ	اِنِّيٓ اَخَافُ
بِهٖٓ اَزْرِيْ	لِيٓ اَبِيْ	وَمَآ اٰتَاكُمْ	اِنِّيٓ اُمِرْتُ

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللّٰہ علیہ وسلّم)

حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں واقع ہو اور یہ دونوں کلمے ملا کر پڑھے جائیں تو اس کو "مدِ منفصل" کہتے ہیں، اس کی مقدار توسط ہے یا قصر۔

مثالوں میں الف، واو اور یا مدہ بالترتیب ہے، مدِ منفصل کی ادائیگی صحیح کرائیں۔

(۱) کلمہ طیّبہ کو ہجاء رواں پڑھا کر اس میں کونسا مد ہے؟ اگر بچہ کی فہم مساعدت کریں تو پوچھئے، ورنہ فقط ادائیگی پر اکتفاء کریں۔

نیچے کی خالی سطر میں کلمہ طیبہ کے حروف فرداً فرداً لکھائیں اور پھر شمار کرائیں۔

جب نبی کریم کا نام مبارک ذکر کیا جائے تو "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھنے کا عادی بنائیں۔

اگر ایک بھی نیکی پھیلانے کے لیے اللہ عزوجل نے ہم کو ذریعہ کے طور پر قبول فرمالیا تو ان شاء اللہ ہماری ناؤ بھنور سے بچ نکلے گی۔

مدِّ لازم :

آلْئٰنَ	خَآصَّةٌ	حَآجَّةٌ	جَآنٌّ
كَآفَّةً	حَآجَّكَ	حَآدَّ اللّٰهَ	حَآجُّوْكَ
عِمَارَةُ الْحَآجِّ	صَآفُّوْنَ	ضَآلُّوْنَ	ضَآلِّيْنَ
آمِّيْنَ	صَآخَّةُ	طَآمَّةُ	حَآقَّةُ
صَوَآفَّ	ظَآنِّيْنَ	يُوَآدُّوْنَ	حَآفِّيْنَ

حروفِ مقطّعات

صٓ	قٓ	نٓ
يٰسٓ	طٰسٓ	طٰهٰ
الٓمٓ	الٓر	طٰسٓمٓ

الٓمٓر	الٓمٓصٓ
حٰمٓعٓسٓقٓ	كٓهٰيٰعٓصٓ
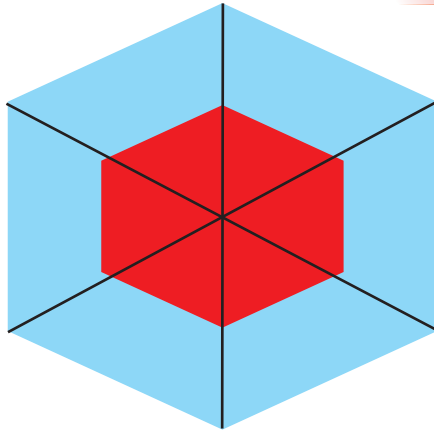
حرف مدہ یا حرف لین کے بعد سکون اصلی یا سکون کے بجائے تشدید واقع ہو تو وہ ''مدلازم'' ہے، حروف مقطعات مین اسی نوع کا مد ہے، اس میں تین یا پانچ الف طول کرنا چاہیے۔ مدلازم اور مقطعات کا ہجاء کرانے میں پہلے حروف بالترتیب کہلوائیں، مثلاً '' جَــــآنٌّ ''میں، جیم الف نون زبر مد جآن، نون پیش نُ، جَآنٌّ۔

حروف مقطعات کا نقشہ دیکھئے، ہر سطر میں ایک ایک حرف کا اضافہ ہوا ہے۔

(ا) مربع جو آٹھ۸ حروف پر مشتمل ہے، ان حروف کو جوڑنے سے کونسا جملہ بنتا ہے؟ مربع سے خارج جوڑ کر لکھیے، اور مربع کو صرف دائیں سے بائیں پڑھیئے۔

اور مسدس کے ہر خانے کو'' أَبَابِيلَ''کے ایک ایک حرف سے بالترتیب پُر کرائیں۔

اِظہار!

عَنْ اَمْرِیٰ	اِنْ ھُوَ	مِنْ عِلْمٍ	مِنْ حَقٍّ	مِنْ غِلٍّ
مِنْ خَیْرٍ	عَذَاباً اَلِیْماً	جُرُفٍ ھَارٍ	قُرْاٰناً عَرَبِیّاً	رِزْقاً حَسَناً
وَعْدٌ غَیْرُ	اُکُلٍ خَمْطٍ	صِنْوَانٌ	قِنْوَانٌ	بُنْیَانٌ
		دُنْیَا		

اِدغام!

مِنْ لَّدُنْ	مِنْ رَّحْمَةٍ	لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ
رَبٍّ رَّحِیْمٍ	مِنْ رِّجْزٍ	مِنْ رِّبَاطٍ

مَنْ یَّقُوْلُ	مِنْ نُّطْفَةٍ	مِنْ مَّطَرٍ	مِنْ وَّاقٍ
خَیْراً یَّرَہٗ	رَسُوْلًا نَّبِیّاً	رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ	سِرَاجاً وَّھَّاجاً

اِقلاب!

اَنْبِیَآءُ	مِنْ بَعْدِ	قَوْماً بُوْراً	صُمٌّ بُکْمٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غُنَّۃ

عَمَّ	ثُمَّ	فَثَمَّ	هَلُمَّ	غُمَّةٌ	اُمَّةٌ	مُحَمَّدٌ
اَمَّا	لَمَّا	اَمَّنُ	اِنَّا	اِنَّنَا	عَنَّا	مِنَّا
كُنَّا	اِنِّى	اِنَّنِى	هُنَّ	اِنَّهَا	اِنَّهُنَّ	كَيُدَكُنَّ

اِجتماعِ ساکنین!

قَوُمَانِ اتَّخَذَهَا	عَادَنِ الْاُولٰى	قَوُمَانِ اللّٰهُ
خَيُرَانِ الْوَصِيَّةُ	اِلٰى بَعُضِنِ الْقَوُلِ	عَدُنِ نِ الَّتِى
	اَحَدُنِ اللّٰهُ الصَّمَدُ	

اِظہار: نون ساکن اورتنوین کے بعدحروف حلقی ''ا ھ ع ح غ خ ''مین سے کوئی حرف واقع ہوتو نون ساکن اورتنوین کواس کے مخرج سے نکال کر بغیر غنہ کے اداء کرنے کواظہار کہتے ہیں،اظہار کی آخری چار مثالوں میں علی خلاف القیاس''اظہار'' ہوگا۔

اِدغام : نون ساکن اورتنوین کے بعدحروف'' یرملون''میں سے کوئی حرف واقع ہوتو نون ساکن اور تنوین کو بعدوالے حرف کے ساتھ ملاکرادغام کرتے ہیں۔

اِقلاب : نون ساکن وتنوین کے بعد''ب'' واقع ہوتو نون کومیم سے بدل کراخفاء وغنہ کے ساتھ پڑھنے کواقلاب کہتے ہیں۔

غنہ : ناک میں آواز لے جانے کوغنہ کہتے ہیں،میم ونون مشدد کوحرف غنہ کہتے ہیں،غنہ کی مقدارایک الف ہے۔

اجتماع ساکنین : اجتماع ساکنین میں پہلا ساکن نون تنوین ہے،تواسے بھی کسرہ دینا چاہیے،اس نون کونون قطنی کہتے ہیں،وہ جثہ میں چھوٹی لکھی جاتی ہے،تاکہ اس کا عارضی ہونا نمایاں رہے۔

ہر مثال پورے اطمینان اور جماؤ کے ساتھ اصولی طور پر اداء کرائیں۔صحت کے ساتھ ادائیگی کو آئندہ وقت پر ملتوی نہ کیجئے۔

اِخفاء ؛

اَنْتُمْ	مِنْ ثَمَرَةٍ	نُنْجِی	مِنْ جُوْعٍ
مِنْ دُوْنِهٖ	اَنْذِرْ	تُنْسٰی	مِنْ شَرٍّ
فَمَنْ شَآءَ	اُنْصُرْنَا	مِنْ ضُرٍّ	مِنْ طُوْرٍ
اُنْظُرْ	مِنْ فِضَّةٍ	يُنْقَلِبُ	عَنْكُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ	قَوْلًا ثَقِيْلًا	خَلْقًا جَدِيْدًا	دَكًّا دَكًّا
قَرِيْبًا ذَاقُوْا	غُلٰمًا زَكِيًّا	قَوْلًا سَدِيْدًا	بَاْسٌ شَدِيْدٌ
عَمَلٍ صَالِحٍ	لِكُلٍّ ضِعْفٌ	شَرَابًا طَهُوْرًا	خَالِدًا فِيْهَا
ثَمَنًا قَلِيْلًا	مِنْ ذَهَبٍ	مِنْ جِبَالٍ	مِنْ صِيَامٍ

نون ساکن وتنوین کے بعدان پندرہ حروف ” ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک “ میں سے کوئی حرف واقع ہوتو بقدرایک الف ٹھہر کرناک میں آوازغُن غُنا یئے، مثالوں کی بار بار مشق کرانا چاہیے، کہ قرآن مجید میں اس کا وقوع کثرت سے ہے، تکراراور مشق سے عادت پڑے گی۔ پھرامرطبعی بنجائے گا۔

سوتک گنتی

اکائیاں									دہائیاں
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

سیکڑہ

سوتک گنتی لکھائیں اور یاد کرائیں۔

بچوں کو مشق کی کاپی میں تحریر کے اخیر میں اپنا پورا نام مع ولدیت اور چاند تاریخ اور دن؛ لکھنے کی عادت ڈلوائیں۔

وَلِلّٰهِ الأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف:۱۸۰)

" اَلْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى "

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

۱	۲	۳	۴
الرَّحْمٰنُ	الرَّحِيمُ	الْمَلِكُ	الْقُدُّوسُ
۵	۶	۷	۸
السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيْمِنُ	الْعَزِيزُ
۹	۱۰	۱	۱۲
الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ

۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ	الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
الْعَلِيمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ	الرَّافِعُ	الْمُعِزُّ
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
الْمُذِلُّ	السَّمِيعُ	الْبَصِيرُ	الْحَكَمُ	الْعَدْلُ	اللَّطِيفُ
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
الْخَبِيرُ	الْحَلِيمُ	الْعَظِيمُ	الْغَفُورُ	الشَّكُورُ	الْعَلِيُّ
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
الْكَبِيرُ	الْحَفِيظُ	الْمُقِيتُ	الْحَسِيبُ	الْجَلِيلُ	الْكَرِيمُ
۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
الرَّقِيبُ	الْمُجِيبُ	الْوَاسِعُ	الْحَكِيمُ	الْوَدُودُ	الْمَجِيدُ
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
الْبَاعِثُ	الشَّهِيدُ	الْحَقُّ	الْوَكِيلُ	الْقَوِيُّ	الْمَتِينُ
۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
الْوَلِيُّ	الْحَمِيدُ	الْمُحْصِي	الْمُبْدِئُ	الْمُعِيدُ	الْمُحْيِي

۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶
الْمُمِيتُ	الْحَیُّ	الْقَيُّوْمُ	الْوَاجِدُ	الْمَاجِدُ	الْوَاحِدُ
۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
الصَّمَدُ	الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ	الْمُؤَخِّرُ	الْأَوَّلُ
۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸
الْاٰخِرُ	الظَّاهِرُ	الْبَاطِنُ	الْوَالِیُ	الْمُتَعَالِیُ	الْبَرُّ
۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	
التَّوَّابُ	الْمُنْتَقِمُ	الْعَفُوُّ	الرَّءُ وْفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ	
۸۴		۸۵	۸۶	۸۷	
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ		الْمُقْسِطُ	الْجَامِعُ	الْغَنِیُّ	
۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳
الْمُغْنِیُ	الْمُعْطِیُ	الْمَانِعُ	الضَّآرُّ	النَّافِعُ	النُّوْرُ
۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹
الْهَادِیُ	الْبَدِيْعُ	الْبَاقِیُ	الْوَارِثُ	الرَّشِيْدُ	الصَّبُوْرُ

عن ابی هريرة رضی الله عنه، قال : قال رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : إن لِلّٰهِ تسعة وتسعين اسماً مَنْ أحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هوالله الذی لا إله إلا هو (الحديث) سنن الترمذی، كتاب الدعوات، رقم حديث ۳۵۰۷ .

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ یعنی ایک کم سو ۱۰۰ نام ہیں، جوانہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا، (اس کے بعد اسماء حسنیٰ کا بیان ہے، ہم نے اسی ترتیب کو نقل کی ہے) اسماءِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں، اور ننانوے ۹۹ نام کلی واجمالی ہیں۔

اسماء حسنیٰ کا حسب معمول ہجاء کرائیں، حروف شمسی اور قمری کی پہچان کرائیں۔

جب ہجاء خوب پختہ ہوجائے تو رواں اتنی تکرار سے پڑھائیں کہ وہ حفظ ہوجائیں۔

حفظ کرانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ چھٹی سے دس ۱۰ منٹ قبل تمام بچے بلاتخصیص درجہ کھڑے ہوجایا کریں، اور استاذ یکبارگی اور پوری صحت کے التزام کے ساتھ ایک ایک صفت منفرداً پڑھایا کریں، تاکہ صحیح تلفظ پر گرفت آسانی سے ہوجائے، بچے اس کو سبق نہیں سمجھتے بلکہ ایک نشاط آور، تفریحی پروگرام خیال کرتے ہیں، وہ جو چاہیں سمجھیں ہمارا تو کام بن رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الإمداد ۳۰ الثلاثون

أَسْمَآءُ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
اَلْفَاتِحَةُ	اَلْبَقَرَةُ	اٰلُ عِمْرَانَ	اَلنِّسَآءُ	اَلْمَآئِدَةُ	اَلْاَنْعَامُ	اَلْاَعْرَافُ
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
اَلْاَنْفَالُ	اَلتَّوبَةُ	يُونُسُ	هُودُ	يُوسُفُ	اَلرَّعْدُ	إِبْرَاهِيمُ
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
اَلْحِجْرُ	اَلنَّحْلُ	اَلْإِسْرَآءُ	اَلْكَهْفُ	مَرْيَمُ	طٰهٰ	اَلْاَنْبِيَآءُ
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
اَلْحَجُّ	اَلْمُؤْمِنُونَ	اَلنُّورُ	اَلْفُرْقَانُ	اَلشُّعَرَآءُ	اَلنَّمْلُ	اَلْقَصَصُ
۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
اَلْعَنْكَبُوتُ	اَلرُّومُ	لُقْمَانُ	اَلسَّجْدَةُ	اَلْأَحْزَابُ	سَبَأٌ	اَلْفَاطِرُ
۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
يٰسٓ	اَلصَّآفَّاتُ	صٓ	اَلزُّمَرُ	اَلْغَافِرُ	فُصِّلَتْ	اَلشُّورٰى
۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹
اَلزُّخْرُفُ	اَلدُّخَانُ	اَلْجَاثِيَةُ	اَلْأَحْقَافُ	مُحَمَّدٌ	اَلْفَتْحُ	اَلْحُجُرَاتُ
۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶
قٓ	اَلذّٰرِيَاتُ	اَلطُّورُ	اَلنَّجْمُ	اَلْقَمَرُ	اَلرَّحْمٰنُ	اَلْوَاقِعَةُ
۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳
اَلْحَدِيدُ	اَلْمُجَادَلَةُ	اَلْحَشْرُ	اَلْمُمْتَحِنَةُ	اَلصَّفُّ	اَلْجُمُعَةُ	اَلْمُنَافِقُونَ

۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
اَلتَّغَابُن	اَلطَّلَاقُ	اَلتَّحرِيم	اَلمُلك	اَلقَلَم	اَلحَآقَّة	اَلمَعَارِج
۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷
نُوح	اَلجِنّ	اَلمُزَّمِّل	اَلمُدَّثِّر	اَلقِيَامَة	اَلإِنسَان	اَلمُرسَلَات
۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴
اَلنَّبَأ	اَلنَّازِعَات	عَبَسَ	اَلتَّكوِير	اَلإِنفِطَار	اَلمُطَفِّفِين	اَلإِنشِقَاق
۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱
اَلبُرُوج	اَلطَّارِق	اَلأَعلٰى	اَلغَاشِيَة	اَلفَجر	اَلبَلَد	اَلشَّمس
۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸
اَللَّيل	اَلضُّحٰى	اَلشَّرح	اَلتِّين	اَلعَلَق	اَلقَدر	اَلبَيِّنَة
۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
اَلزَلزَلَة	اَلعَادِيَات	اَلقَارِعَة	اَلتَّكَاثُر	اَلعَصر	اَلهُمَزَة	اَلفِيل
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲
قُرَيش	اَلمَاعُون	اَلكَوثَر	اَلكَافِرُون	اَلنَّصر	اَلمَسَد	اَلإِخلَاص
		۱۱۳		۱۱۴		
		اَلفَلَق		اَلنَّاس		

قرآن مجید کی سات منزلوں کے سات رنگ جداگانہ ہے، اس میں ۱۱۴ سورتوں کے نام کا ہجّاء رواں کرائیں، اور شمسی وقمری کی پہچان کرائیں۔ نیز یہ کہ ہر منزل میں سورتوں کا عدد 'طاق' (کجوڑ) ملحوظ رکھا گیا ہے، البتہ 'سورۃ الفاتحہ' کی حیثیت بمنزلہ مفتاح ہے، اس لیے اس کو کسی منزل کا جزء نہیں بنایا گیا۔ وہ گویا پورے قرآن مجید کے لیے عنوانِ جلی ہے۔

اَلْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ فِى الْقُرْاٰنِ الْكَرِيمِ

اٰدَمُ	إِدْرِيسُ	نُوحُ	هُودُ	صَالِحُ
إِبْرَاهِيمُ	لُوطُ	إِسْمَاعِيلُ	إِسْحٰقُ	يَعْقُوبُ
يُوسُفُ	شُعَيْبُ	أَيُّوبُ	ذُوالْكِفْلُ	مُوسٰى
هَارُونُ	دَاوٗدُ	سُلَيْمَانُ	إِلْيَاسُ	اَلْيَسَعُ
يُونُسُ	زَكَرِيَّا	يَحْيٰى	عِيسٰى	مُحَمَّدٌ

صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ

انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں کو ہجّاء رواں پڑھائیں، اور بتائیں کہ قرآن کریم میں پچیس[۲۵] انبیاء کرام کے اسماء گرامی آئے ہیں، اور اُن میں پانچ اولوالعزم ہیں؛ جو ممتاز نظر آرہے ہیں۔(علیهم الصلوات و التسليمات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارہ ۱۲ مہینوں کے نام

(۲)			(۱)
(۲)	صَفَرُ	مُحَرَّمُ	(۱)
(۴)	رَبِيعُ الثَّانِي	رَبِيعُ الْأَوَّلُ	(۳)
(۶)	جُمَادِي الْأُخْرٰى	جُمَادِي الْأُولٰى	(۵)
(۸)	شَعْبَانُ	رَجَبُ	(۷)
(۱۰)	شَوَّالُ	رَمَضَانُ	(۹)
(۱۲)	ذُو الْحِجَّةِ	ذُو الْقَعْدَةِ	(۱۱)

بارہ مہینوں کے نام بھی دو دو کر کے یاد کرا دیجیے، تا کہ بچپن سے قمری ماہ اور چاند تاریخ برتنے کی عادت پڑ جائے۔

الخاتمۃ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

سورۃ الفاتحۃ؛

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ ○ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○

مٰلِكِ یَومِ الدِّینِ ○ اِیَّاكَ نَعبُدُ وَاِیَّاكَ نَستَعِینُ○

اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ○ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیهِم ۵

غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّآلِّینَ ○ (اٰمِینَ)

ہجاء اور رواں خوب صحت اور تکرار کے ساتھ پڑھائیں، تا کہ حفظ بھی ہو جائے، یہ خیال کیجیے کہ لوحِ قلب پر یہ نقشِ اول ہے، جتنی خوبی کے ساتھ پڑھائیں گے، زندگی بھر وہ خوبی بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ بچہ اپنی یادداشت سے نہ پڑھے، بلکہ وہ آپ کی پڑھائی کا مقیّد رہے، اور اسی کی نقل کرے۔

امید ہے کہ یہ ایک سورۃ اگر صحت کے ساتھ پڑھ لیتا ہے تو اس کی نورانیت پورے قرآن کریم میں پائے گا، اور خدائے کریم اپنی رحمتیں اتارنے کے لیے اس کا سینہ تا ابد کھول دے گا۔ آخر کوئی تو وجہ ہے کہ یہ سورۃ اپنے بیسیوں ناموں میں سے صرف ''فاتحہ'' ہی کے نام سے کیوں مشہور ہوئی ہے؟ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ سورۃ فاتحہ قرآن مجید کے لیے مفتاح کی شان رکھتی ہے۔ اسی سے قرآن مجید کے خزانے کھلتے ہیں، اور اس کا بہترین محل مومن کا پاکیزہ دل ہے، اور اس کا نام ''ام الکتاب'' بھی اسی لیے ہے کہ یہ بحیثیت امّ اپنی جگہ رہے اور پورا قرآن اس سے آ کر لگتا رہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۃ العصر؛

وَالۡعَصۡرِ ۝ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍ ۝
اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوۡا الصّٰلِحٰتِ
وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ۝

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۃ الکوثر؛

اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ۝
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ۝

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۃ الاخلاص؛

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ يَلِدۡ وَ لَمۡ يُوۡلَدۡ ۝
وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بچوں میں ھجاء کرتے اور رواں پڑھتے وقت اٹک اٹک کر اور ایک لفظ کو مکرر پڑھنے کی عادت پڑ جاتی ہے، یہ بڑا نقص اور عیب شمار ہوتا ہے، آپ پوری آیت ایک سانس میں پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

اب رفتہ رفتہ قرآن خوانی کرے گا، آپ تھوڑی سی توجہ مبذول فرمائیں گے تو مسکین کا کام بن جائے گا۔

تینوں سورتوں کو ہجاء رواں سے صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھا کر از بر کرائیں، پھر کاپی میں ہر سہ سورتوں کی آیات شمار کرائیں، اور ایک ایک آیت میں کتنے الفاظ ہیں، علیحدہ علیحدہ تفریق کر کے لکھائیں، جیسے: والعصر؛ و ا ل ع ص ر ۔الخ الفاظ کے شمار میں حرکت کو شمار نہ کریں، رسم الخط میں جتنے الفاظ ہوں، خواہ مقروء ہوں یا غیر مقروء؛ ان کو شمار کریں۔

اسی طرح ہر بچہ کا نام بورڈ میں لکھیں، اور ان میں شامل الفاظ کو شمار کرائیں۔

جیسے: حمزة ؛ ح م ز ة اور عائشة ؛ ع ا ء ش ة اور عروة ؛ ع ر و ة اور حمّاد؛ ح م ا د

اٰ يَاتُ الْقُرْاٰنِ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (اول سورہ رحمٰن)

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ (سورۃ العلق:۵)

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْماً (سورۃ طٰہٰ:۱۱۴)

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً (سورۃ النساء۱۱۳)

قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (سورۃ النور:۹)

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا (سورۃ بنی اسرائیل:۸۵)

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ (سورۃ التکویر:۱۹)

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سورۃ الواقعۃ:۸۰)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ بنی اسرائیل:۸۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ (سورۃ الحجر:۹)

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَـقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ (سورۃ بنی اسرائیل:۸۱)

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (سورۃ الانبیاء:۱۰۷)

اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ (سورۃ الاعراف:۵۶)

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ (سورۃ نون:۴)

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الۡعِزَّةُ جَمِيۡعًا (فاطر:۱۰)

وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ
وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ○ (آخر سورۃ بنی اسرائیل)

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (سورۃ الکہف:۳۹)

اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ (سورۃ الرعد:۲۸)

سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ (سورۃ یٰسٓ:۵۸)

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ (سورۃ الذاریات:۵۶)

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظاً وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (سورۃ یوسف:۶۴)

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (سورۃ طلاق:۳)

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجاً (سورۃ طلاق:۲)

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (آخرسورۃالتوبۃ)

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (آخرسورۃالمؤمنون:۲)

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ (سورۃالنور:۴۵)

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (سورۃالانبیاء:۳۵)

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْراً (سورۃ بنی اسرائیل:۲۴)

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ٥ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (آخرآیتین من سورۃالصّٰفّٰتِ)

آیات کریمہ کا ہجاء، رواں خوب پختہ کرائیں، تاکہ آیات کومثل حافظِ قرآن کے پڑھتا ہو جائے، اور ہر آیۃ پر وقف کرنے کا طریقہ بتائیں، یہ وہ آیات ہیں جو اکثر زبان زد رہا کرتی ہیں۔ سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر ہاشمی خاندان کے بچوں کو سب سے پہلے حفظ کرواتے تھے، یہ سنت بھی ادا ہو جائے، تاکہ نزول رحمت کا اور ایک بڑا دروازہ کھل جائے، وہوالموفق۔

رَبَّنَا - رَبَّنَا - رَبَّنَا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (سورۃ البقرۃ:۱۲۷)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورۃ البقرۃ:۲۰۱)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (سورۃ اٰل عمران:۵۳)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (سورۃ الاعراف:۴۷)

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ (سورۃ الاعراف:۱۲۶)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (سورۃ ابراہیم:۴۱)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (سورۃ المؤمنون:۱۰۹)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الحشر:۱۰)

رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَآ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ (سورۃ التحریم:۸)

رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ

وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا (سورۃ الفرقان:۷۴)

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ

رَحۡمَةً اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ (سورۃ آل عمران:۸۰)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا (سورۃ الاحزاب:۵۶)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ تَسۡلِيۡماً

بَلَغَ الۡعُلٰى بِكَمَالِهٖ　　كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتۡ جَمِيۡعُ خِصَالِهٖ　　صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ

(شیخ سعدی)

ترجمہ : آپ ﷺ بلندی پر پہنچے، خداداد کمال کی وجہ سے، تاریکی چھٹ گئی آپ کے روئے زیبا کی تابانی سے، آپ کی ساری ادائیں پیاری ہیں، آپ پر اور آپ کی آل پر درود بھیجو! صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا إِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا إِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

رَبَّنَا اور درود شریف حفظ کرائیں۔

توقع ہے کہ اس رسالہ کے بعد بچہ پارۂ عمّ بسہولت پڑھ لیگا، تاہم چونکہ بچے مختلف الإستعداد ہوتے ہیں، اس کی رعایت کرتے ہوئے تقریباً ’سورۃ الضحیٰ‘ تک ہجاء کا مکلّف بنائے رکھیں، تاکہ کئی حروف پر مشتمل کلمات کو ضبط کرنے میں مدد ملے اور پہلی ہی نوبت میں صحیح پڑھنے کی عادت ہوجائے۔ وہوالموفق۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ، وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ